REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO P/GDP-3.

جلد ۳۷　　شمارہ ۱۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۶۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN 143516-

۵ رشعبان ۱۴۰۸ ہجری　　۲۴ رامان ۱۳۶۷ ہش　　۲۴ رمارچ ۱۹۸۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ رامان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور بفضل تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں حضور پرنور کو اپنی خصوصی تائیدات سے نوازے۔ آمین۔

• محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بنگلور کی جماعتوں کے دورہ کے بعد کلکتہ ریب اور مدراس کی جماعتی تقاریب میں شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دورہ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے آمین۔

• محترم شیخ عبد الحمید صاحب تاجر اپنے عزیزان کی ملاقات کے لئے چونکہ قادیان سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ (باقی صفحہ پر)

کلکتہ کی عظیم الشان کتابوں کی نمائش میں
جماعت احمدیہ کا کامیاب تبلیغی اسٹال

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج بنگال و آسام

علمی و ثقافتی اعتبار سے کلکتہ شہر کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہاں کے عوام کتب بینی کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں ہر سال کتابوں کی کئی نمائشیں لگتی ہیں۔ بارہ سال قبل پبلشرز اینڈ بک سیلرز گلڈ کی جانب سے جب پہلی مرتبہ کلکتہ بک فیئر کے نام سے ایک کتابی میلے کا انعقاد ہوا تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس میں ایک بھی اسلامی اسٹال نہیں چنانچہ دوسرے سال ۱۹۷۷ء سے اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے پہلا اسلامی اسٹال لگایا گیا ہماری تقلید میں اب دوسرے مسلم پبلشرز بھی اسٹال لگاتے ہیں جبکہ جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے مسلسل گیارہ سال سے خالص اسلامی اسٹال لگایا جاتا ہے جو ہر خاص و عام کی گہری دلچسپی اور توجہ کا مرکز ہوتا ہے۔

اس کتابی میلے میں ہندوستان کے سینکڑوں ناشران اور کتب فروشوں کے علاوہ امریکہ۔ روس۔ جرمنی۔ برطانیہ بنگلہ دیش وغیرہ ممالک کے بھی اسٹال لگتے ہیں جس کی وجہ سے ایک رنگ میں اس نمائش کی بین الاقوامی حیثیت بن جاتی ہے۔ اس سال یہ نمائش مورخہ ۲۷ رفروری سے ۷ رمارچ تک بارہ دن تک جاری رہی۔

دو سولہ کوائز فٹ کے "احمدیہ مسلم انٹرنیشنل" اسٹال کی تیاری کے طور پر چار چار ہزار کی تعداد میں چار قسم کے اردو فولڈرز طبع کروائے گئے۔ جس میں سے ایک فولڈر میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کراتے ہوئے اردو کتابوں کی فہرست دی گئی تھی۔ علاوہ ازیں ایک بنگلہ و انگریزی فہرست کتب اور ایک علیحدہ بنگلہ فولڈر بھی طبع کروایا گیا۔ مجموعی اعتبار سے علاوہ متفرق ٹریکٹس و پمفلٹس کے ان بارہ دنوں میں آٹھ ہزار سے زائد فولڈرز تقسیم کئے گئے۔ اور قریباً پانچ ہزار روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ قرآن مجید انگریزی۔ تفسیر صغیر۔ دیباچہ تفسیر القرآن۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ احمدیت کا پیغام۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اسلام اور اشتراکیت۔ ہماری تعلیم مذہب کے نام پر خون۔ ہستی باری تعالیٰ۔ شان خاتم الانبیاء۔ مسیح ہندوستان میں۔ قبر مسیح۔ نبیوں کا سردار۔ پیغام صلح وغیرہ۔ کتب بڑی تعداد میں فروخت ہوئیں۔ غیر مسلموں کے علاوہ اس سال مسلم نوجوان طبقہ میں گہری دلچسپی کا مشاہدہ کیا گیا۔

سابقہ روایت کے مطابق ہم نے اسٹال کو کچھ اس ڈھنگ سے سجایا تھا کہ اگر کوئی شخص کتاب نہ بھی خرید سکے تب بھی ایک نظر میں اسلام و احمدیت کے متعلق بنیادی معلومات حاصل کر لے۔ چنانچہ قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اہم اقتباسات اردو، انگریزی اور بنگلہ زبان میں خوشخط و دلکش طغروں کی صورت میں لکھ کر اسٹال پر آویزاں کئے گئے تھے۔ علاوہ ازیں سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام، خلفاء کرام، مساجد، دیار التبلیغ اور دیگر اہم تبلیغی مناظر کی خوبصورت تصاویر خاص ترتیب و قرینہ سے سجائی گئی تھیں جنہیں اسٹال میں داخل ہونے والا ہر شخص بڑی توجہ سے دیکھتا اور متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ اسٹال کا گیٹ کچھ اس طرز کا بنایا گیا تھا کہ ایک نظر دیکھنے سے سمجھ آ جاتی ہے کہ اسلامی اسٹال ہے۔ (باقی صفحہ پر)

تقویٰ کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ ہر احمدی باشرح چندہ ادا کرے

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

منیر احمد حافظ آبادی، ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس علم و عرفان

مرتبہ محترمہ ثریا غازی صاحبہ۔ لندن

سوال :- ایک غیر احمدی کو جو اچھا مسلمان نہیں، احمدیت قبول کرنے سے کیا فائدہ پہنچے گا؟

جواب :- اس سوال کا تعلق صرف احمدیت سے ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب سے ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بھی مذہب کا لیبل لگا لے اور اس مذہب پر عمل نہ کر رہا ہو تو محض لیبل لگانے سے وہ اس مذہب کی خوبیوں سے استفادہ نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ صحیح رنگ میں اس مذہب کی اچھی تعلیم پر عمل نہ کرے۔ مثال کے طور پر کسی بدبودار چیز پر پرفیوم (PERFUM) خوشبو کا لیبل لگانے سے خوشبو نہیں آنے لگے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ایک تو لیبل درست ہو۔ دوسرے لیبل کے اندر وہی چیز ہو جس کا لیبل لگا ہوا ہے۔ اس لئے لیبل کی اپنی اہمیت ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایک جگہ خوشبو کا لیبل ہے اور خوشبو ہے۔ دوسری جگہ بدبو کا لیبل ہے اور بدبو ہے تو دونوں میں بڑا فرق ہے۔ حالانکہ بدبو والے لیبل میں سچائی ضرور پائی جاتی ہے کیونکہ اس نے بدبو کہا اور بدبو پیش کی۔ لیکن ہر سچی چیز ایک لیبل پر نہیں ہوتی۔ سچائی کے علاوہ اس میں حسن بھی ہونا چاہئے اور تضاد سے مبرا ہونا بھی لازمی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے یہود و نصاریٰ کو مکمل طور پر رد (CONDEMN) نہیں کیا بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے مذہب پر فی الواقع عمل کر کے دکھاؤ۔ اگر تم دیانتداری سے اس پر عمل کرو تو تم پر کوئی خوف نہیں۔ باوجودیکہ قرآن کریم نے ان کو بگڑا ہوا کہہ کر اسلام کی طرف بلایا بھی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس بنیادی حقیقت سے بھی گریز نہیں کیا کہ اپنے مذہب پر دیانتداری سے عمل کرنے والے کو کسی قسم کا خوف نہیں ہونا چاہیئے۔

فرمایا: اسی سلسلے میں قرآن کریم سے جو سب سے اہم بات ہمیں معلوم ہوتی ہے وہ انسان کے نفس کی سچائی ہے۔ جو کہتا ہو وہ کرتا بھی ہو اور اس پر اس کا دل پوری طرح مطمئن بھی ہو۔ اس کے بعد پھر اگر اس میں کچھ کمزوریاں ہوں گی تو ان کے لئے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر مغفرت اور استغفار کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ جدوجہد کا یہ سلسلہ انسان کی پوری زندگی پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ اسلام میں وہی بخشش حاصل کرے گا جو کامل PERFECT ہو گا۔ اگر یہ بات ہو تو صرف انبیاء ہی اس معیار پر پورے اتریں۔ ابتداً کامل ہونا (PERFECTION) اور چیز ہے اور دیانتداری سے کمال کی جانب کی طرف حرکت کرنا اور بات ہے۔ لہٰذا میرے نزدیک قرآن کریم کی رُو سے کوئی احمدی ہو یا غیر احمدی، اس کے لئے اولین شرط یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان میں سچا ہو اور اس ایمان پر عمل کرنے کی کوشش میں بھی سچا ہو۔ اس لئے جماعت احمدیہ کی بیعت کی شرائط میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ میں قرآن کریم، سنت نبوی اور فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فیصدی عمل کروں گا۔ کیونکہ اگر ہم یہ اقرار کریں تو وہ اقرار جھوٹا ہو گا۔ بلکہ اس میں یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ میں اس پر عمل کرنے کی اپنی پوری کوشش کروں گا اور پھر دیانتداری سے عمل کی کوشش میں کہیں کمزوری رہ جائے تو اللہ غفور اور رحیم بھی ہے مغفرت کرتا ہے۔ جس کا عمل یہ ہو۔ وہ خواہ عیسائی ہو یا یہودی یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتا ہو اس کے متعلق قرآن کریم نے ضمانت (GUARNTEE) دی ہے کہ ہم تمہیں اس عمل کے بعد خوشخبری دیتے ہیں کہ تمہیں سزا نہیں دی جائیگی

فرمایا:- لیکن ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک سزا نامکمل اور خام تعلیم پر عمل کرنے کی وجہ سے اُسے ضرور ملے گی جس سے وہ کسی صورت نہیں بچ سکتا۔ ایک عیسائی جو دیانتداری سے اپنے مذہب پر عمل کر رہا ہے اگر اُس تک پاس قرآن کریم کی تعلیم نہیں پہنچی تو پھر بھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے تو وہ اپنے عمل میں سچا نہیں۔ اگر واقعی دیانتدار تھا تو سچی چیز جہاں بھی نظر آتی اُسے قبول کر لیتا۔ اس لئے قرآن کریم میں جو بخشش کا وعدہ کیا گیا ہے وہ لوگ اُس زمرے سے خود بخود نکل جائیں گے جن تک پیغام پہنچ گیا۔ اور انہوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا باقی وہ لوگ رہ جائیں گے جن تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچا۔ وہ لوگ بھی مسلمان کے برابر نہیں ہو سکتے کہ ان کی تعلیم ناقص (DEFECTIVE) ہے۔ اگر ان کی تعلیم کامل ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسلام کی تعلیم کیوں نازل فرماتا؟ مثلاً اگر عیسائی حکومتیں دیانتداری سے عیسائیت کی تعلیم پر عمل کریں تو عیسائیت کی تعلیم کے مطابق کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال بھی آگے کر دیں، روس کے حملے کی صورت میں کوئی مزاحمت نہ کریں بلکہ اگر روس یورپ کا ایک علاقہ مانگ رہا ہو تو یورپ کی عیسائی حکومتیں اس کو دوسرا علاقہ بھی دے دیں۔ ظاہر ہے کہ ان کے لئے ایسی تعلیم پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے قرآن کریم اس وعدے کے باوجود اُن کو اسلام کی مکمل تعلیم سے آزاد نہیں کرتا۔ اور یہ پیغام دیتا ہے کہ تم دیانتداری سے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی کوشش کر کے دکھاؤ۔ پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ تم اس تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔ پھر تمہیں لازمی طور پر اسلام کی تعلیم میں پناہ لینی پڑے گی۔ اسی طرح مسلمانوں کو بھی میرا وہی جواب ہے جو قرآن کریم نے دوسرے مذاہب کو دیا ہے کہ تمہارے لئے کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اگر وہ دیانتدار ہے تو اس کے لئے مشکلات پیدا ہوں گی۔ مثلاً ایک مسلمان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ بیٹھا ہوا تسلیم کرتا ہے اور یہ انتظار کر رہا ہے کہ وہ آسمان سے اتریں گے تو امت کے دن پھریں گے، اگر وہ اپنے اس یقین میں سچا ہے اور مانتا ہے کہ تمام فتنوں کا خاتمہ صرف اس صورت میں ہو گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہو گا تو اُس کو احمدیت کو مٹانے کی تحریکات میں حصہ نہیں لینا چاہیئے اور نہ ہی اس کو عیسائیت یا کسی اور مذہب سے ٹکر لینی چاہیئے۔ کیونکہ اُس کے ایمان کے مطابق اُس کے اختیار میں کچھ بھی نہیں۔ کیوں کہ یہ سب کچھ مسیح علیہ السلام نے خود آ کر کرنا ہے۔ اگر وہ ایسا کرے تو سچا تو ضرور کہلائے گا لیکن عمل کی دنیا ختم ہو جائے گی۔ دوسری طرف عیسائی اُس کو کہیں گے کہ تم کہتے ہو عیسیٰ خدا کا بیٹا نہیں بلکہ نبی ہے لیکن اس کے کام تو نبیوں والے نہیں۔ بن باپ کے پیدا ہوتا ہے۔ بغیر کسی دنیاوی سہارے کے وہ آسمان پر چلا جاتا ہے۔ باقی انبیاء پر مشکلیں پڑیں۔ انہیں تکلیفیں اٹھانی پڑیں لیکن خدا نے ان کو اوپر آسمان پر نہیں اٹھایا۔ اُس سے کیوں امتیازی سلوک کیا؟ جب مکہ کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ اگر تو سچا ہے تو آسمان پر جا کے دکھا تو آپؐ نے جواب دیا۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل۔ ۹۴) کہہ دے میرا رب پاک ہے میں تو صرف بشر رسول ہوں۔ یعنی آسمان پر نہیں جا سکتا۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ اب ان باتوں کا جواب ایک غیر احمدی کیا دے گا! لیکن احمدی مسلمان کے لئے بڑی آسانی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم تو قرآن کریم سے یہ سمجھے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ فوت نہیں ہوا کرتا۔ لہٰذا ایسے (غیر احمدی) مسلمان کو بالآخر احمدیت کی طرف آنا پڑے گا۔ کیونکہ احمدیت سچی ہے اور سچائی میں زندہ رہنے کی طاقت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے اور جدوجہد میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے ہم ایک مسلمان کو احمدیت کی دعوت ضرور دیں گے کہ تمہارے لئے بطور احمدی مسلمان رہنا زیادہ بہتر ہے۔ ہم اس کو یہ بھی بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں نظام خلافت قائم ہو گیا ہے اور ایک تنظیم بن کر ساری دنیا میں پیغام اسلام پہنچانے کے پروگرام پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ مالی قربانی بھی کی جا رہی ہے۔ جانی قربانی بھی دی جا رہی ہے۔ قرآن کریم پر جو حملے ہوتے ہیں ان کا جواب بھی دیا جا رہا ہے۔ احمدیت سے باہر تم ایک پراگندہ مال کی طرح ہو۔ ایک عالم دین تمہیں ایک طرف کھینچتا ہے اور دوسرا دوسری طرف۔ تمہاری کوئی مستقل سمت (DIRECTION) نہیں۔ لیکن ان تمام حقائق کے باوجود میرا بنیادی جواب یہی ہے کہ اگر وہ اپنے عقائد پر دیانتداری سے عمل کرتا ہے تو قرآن کریم اس کو خوشخبری دیتا ہے کہ اُس سے باز پرس نہیں کی جائیگی۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۲۱ر جنوری ۱۹۸۸ء)

بقیہ اخبار احمدیہ اس لئے آپ کے بعد محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف قائمقام ناظر اعلیٰ اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ لندن سے بذریعہ فون یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کی نواسی اور محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کی بیگم محترمہ صاحبزادی سعدیہ عصمت صاحبہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے امریکہ میں وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ بلند درجات سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

٭ مقامی طور پر مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر بیت المال آمد کی طبیعت بعارضۂ قلب عرصہ قریباً بیس یوم سے ناساز ہے۔ علاج جاری ہے اور ڈاکٹر دل نے کم از کم تین ہفتے مکمل آرام کی ہدایت کی ہے۔ موصوف کی کامل صحت و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

تمام احمدی جماعتیں کمر ہمت کسیں اور ہر میدان میں افریقہ کی خدمت کرنے کی تیاری شروع کر دیں

ہر علم اور پیشہ کے ماہر احمدی افریقہ کے مظلوم لوگوں کیلئے اپنی صلاحیتیں پیش کریں

خدمت کے بڑھتے ہوئے مطالبوں کے پیش نظر میں "نصرت جہاں سکیم نو" کا اعلان کرتا ہوں

خلاصہ خطبات جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ و ۲۹ ؍ صلح (جنوری) اور ماہ تبلیغ (فروری) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۲ ؍ صلح (جنوری) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام B A گیمبیا

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج جنوری کی ۲۲ ؍ تاریخ ہے اور جمعہ کا دن ہے۔ اس وقت میں گیمبیا کی سرزمین میں خطبہ دے رہا ہوں۔

فرمایا جب سے میں آپ کے ملک گیمبیا میں آیا ہوں۔ خدا کے فضل سے مسلسل

اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے نظارے

دیکھ رہا ہوں۔

حضور نے فرمایا، خدا کے فضلوں کے گزشتہ تجربے کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کے ملک میں آنے سے قبل میں نے ایک اندازہ لگایا کہ میری کوششوں سے بڑھ کر کس حد تک خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کامیابی عطا کرے گا۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ میرے اندازے سے بہت بڑھ کر خدا نے اپنے فضل سے اس سفر کو کامیابی عطا فرمائی۔

فرمایا۔ آپ کے ملک گیمبیا میں آکر مجھے معلوم ہوا کہ اس ملک کے باشندے عموماً شریف النفس لوگ ہیں کہ مذہبی اختلاف کے باوجود دوسرے ملکوں سے آنے والے مذہبی لیڈروں سے نہایت پیار اور خلوص کا سلوک کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زریں ارشاد ہے کہ

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

جو خدا کے بندوں کا شکریہ ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ خدا کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔

اس لحاظ سے نہ صرف مجھ پر آپ کے ملک کے باشندوں کا شکریہ واجب ہے بلکہ خود آپ پر بھی جو اس ملک کے باشندے ہیں باقی سب ملک کے باشندوں کا شکریہ واجب ہے۔ انہوں نے احمدیت کی عزت افزائی کی اور نہایت اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھایا۔

حضور نے فرمایا: خدا تعالیٰ عالمگیر جماعت احمدیہ کو پہلے ہی اس ملک میں خدمات کی توفیق دے رہا ہے۔ پس میں نے یہ فیصلہ کیا ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ دنیا کی عالمگیر جماعت احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس ملک کے ساتھ اپنے تعاون کو بڑھائے۔

فرمایا: افریقہ کو جب تاریخی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو اس سے جو سلوک ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ باہر سے بہت سی قومیں آئیں لیکن انہوں نے افریقہ میں کمایا اور یہاں کی کمائی باہر کی دنیا میں خرچ کی

خدا نے میرے دل میں بہت زور سے یہ تحریک فرمائی ہے

کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس تاریخ کا رُخ بدل دیا جائے اور تمام عالمگیر جماعت احمدیہ دنیا میں کمائے اور افریقہ میں خرچ کرے۔

حضور نے فرمایا، خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو توفیق عطا فرمائے گا کہ ان کی لوٹی ہوئی دولت جماعت احمدیہ آپ کو واپس کر رہی ہو گی۔

فرمایا: اس وقت ان سکیموں کی تفصیل بیان کرنے کا وقت نہیں جن پر اس خطبہ سے قبل ہی کام شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت ان مشوروں کی روشنی میں جو ہو چکے ہیں میں تمام احمدیہ جماعتوں کو سر دست یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ کمر ہمت کسیں اور

ہر میدان میں افریقہ کی خدمت کرنے کی تیاری شروع کر دیں

مثلاً امریکہ کی احمدیہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن جلد از جلد اپنے نمائندے بھجوائے جو سارے افریقہ کے ممالک کا دورہ کریں جہاں جماعت خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ پھر اپنی رپورٹ اپنی مجلس میں رکھیں۔ پھر مجھے سفارشات پیش کریں کہ افریقہ میں کام کے لئے یہ یہ تجاویز ہیں اور ان میں ہماری طرف سے یہ یہ تعاون ہو گا۔ اسی طرح انگلستان، یورپ اور دوسرے ممالک کی احمدیہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشنز بتائیں کہ وہ کیا خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ حضور نے فرمایا: ڈاکٹروں کی میں نے ایک مثال دی ہے۔ دنیا میں جس PROFESSION، جس پیشے کے اور جس علم میں مہارت رکھنے والے احمدی موجود ہیں ان سب کو فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے پیشے کے لحاظ سے افریقہ کی مظلوم انسانیت کے لئے کتنا وقت خرچ کر سکتے ہیں اور کیا صلاحیتیں مہیا کر سکتے ہیں۔

فرمایا: یہ تحریک روپے پیسے کی دولت والی تحریک نہیں بلکہ

انسانی قابلیت کی دولت رکھنے والی تحریک

ہے۔ پس ہر شخص مما رزقنٰھم ینفقون کے مطابق اپنی قابلیتوں کو

اَب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے

(براہین احمدیہ)

پیشکش:- گلوب، ربر مینوفیکچررس ۲۲ رابندر سرانی کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷

فون: 27-0441

گرام:- GLOBEXPORT

افریقہ کی خدمت میں پیش کرنے کی تیاری کرے اور اپنے کوائف مجھے پیش کرے۔

حضور نے مختلف شعبوں میں مہارت رکھنے والے احمدی ماہرین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب میرے مخاطب ہیں۔ اس لحاظ سے مخاطب نہیں کہ سرمایہ کاری کریں اور افریقہ کو لوٹ کر چلے جائیں بلکہ اس لحاظ سے مخاطب ہیں کہ ان کی خدمت کریں اور ان لوگوں کو اپنے قدموں پہ کھڑا کریں۔

فرمایا: میں نے نام بنام اس لئے ان پیشوں کا ذکر کیا ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ جن کے نام لئے گئے وہ تو مخاطب ہیں اور جن کے نہیں لئے گئے وہ باہر رہ گئے بلکہ سب میرے مخاطب ہیں۔

حضور نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ جس کو خدا نے وقف کی توفیق عطا فرمائی وہ اپنے نام پیش کر دے گا۔ خواہ عارضی دورہ کے لئے پیش کرے یا لمبے عرصہ کے لئے پیش کرے۔

فرمایا: جو پہلی تحریک چل رہی ہے اس میں شدید ضرورت ہے کہ کثرت سے نام آئیں۔ اساتذہ کی ضرورت ہے اور اسی طرح ہر معیار کے ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ خدمت کے مطالبے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے ان سارے امور میں

"نصرت جہاں سکیم نو"

کا میں اعلان کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا: ایک نئے جذبہ اور نئے ولولہ کے ساتھ گزشتہ نصرت جہاں کے کام کو مزید آگے بڑھانے کیلئے ایک نیا شعبہ "نصرت جہاں سکیم نو" ان سارے امور میں غور کرے گا۔ اور انشاء اللہ العزیز جماعت کو نئے میدانوں میں افریقہ کی خدمت کی توفیق بخشے گا۔

فرمایا: یہ عجیب خدا کا تصرف ہے اور گیمبیا کی یہ خاص سعادت اور خوش نصیبی ہے کہ نصرت جہاں کی اول تحریک بھی اس ملک سے شروع ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو خدا نے یہ توفیق بخشی تھی کہ اس ملک گیمبیا سے نصرت جہاں کی سکیم کا اعلان کریں۔ اور آج اس سکیم کے دوسرے منصوبے کے اعلان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ملک کی زمین کو اعزاز بخشا ہے۔

خدا تعالیٰ یہ اعزاز آپ کو مبارک کرے

اور اس تحریک کو بھی پہلی تحریک کی طرح ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں کے سایہ تلے آگے بڑھاتا چلا جائے۔ خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے دو مرحومین یعنی مکرم ارشاد احمد صاحب شکیب ایبٹ آباد اور مکرم حبیب اللہ خان صاحب کراچی کی نماز جنازہ غائب پڑھائے جانے کا اعلان فرمایا۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۲۹؍جنوری ۱۹۸۸ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۹؍صلح (جنوری) ۱۳۶۷ ہش ۱۹۸۸ء بمقام بو ٹاؤن (سیرالیون)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: الحمد للہ اس وقت تک جتنا بھی دورہ ہو چکا ہے ہر پہلو سے کامیاب رہا ہے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ دورہ کا بقیہ حصہ بھی ہر رنگ میں مفید بنا دے گا۔ حضور نے فرمایا: میں خوش ہوں اور مطمئن ہوں۔ فرمایا اس دورہ کو کامیاب بنانے میں ایک تو گورنمنٹ سیرالیون خاص طور پر صدر مملکت، وزراء گورنمنٹ آفیشلز اور سیرالیون کے عوام نے بہت تعاون کیا ہے۔ ہمارے پروگراموں میں گہری دلچسپی لی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ سارے ملک میں پولیس نے ہمارے ساتھ فراخی تعاون کیا انہوں نے ہمارے آرام اور بہتر استقبال کے لئے بہت کچھ کیا اور بہت عزت افزائی کی۔ فرمایا۔ حکومت کا یہ تعاون

جماعت احمدیہ کی قومی خدمات کا منہ بولتا ثبوت

ہے اور ان خدمات کے بدولت ہی یہ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہے اور ہر طرف سے ہمیں تعاون ملا ہے حضور نے فرمایا کہ بے لوث اور DEDICATED خدمات جو عموماً ساری دنیا میں اور خاص طور پر سیرالیون میں جماعت پچاس سال سے کر رہی ہے۔ یہاں کے لوگ ان سے باخبر ہیں اور بہت شکر گزار ہیں۔ الحمد للہ خدا کا فضل ہے کہ ۵۰ سال پہلے جو کام بعض مشکل اور خوفناک حالات میں شروع ہوا تھا اور ہر وقت خطرات کا سامنا رہتا تھا اب یہ مشکلات آہستہ آہستہ ٹل رہی ہیں اور امن کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ

تین طبقوں نے یہاں خاص کام کیا ہے

جن کی وجہ سے ہمیں یہ ترقی نصیب ہوئی ہے۔ پہلا طبقہ مبلغین کا ہے جنہوں نے بڑی بے لوث خدمات کی ہیں اور قربانیاں دی ہیں۔ انہیں زبان کی وجہ سے مشکلات کا سامنا بھی رہا۔ ان مشکلات پر قابو پانے میں وہ محنت بھی کرتے رہے۔ کچھ نے مقامی زبانیں سیکھنے میں بڑی مستعدی دکھائی۔ بعض مبلغین نے مستعدی نہیں دکھائی مگر میں امید رکھتا ہوں کہ اب مقامی زبان سیکھنے میں وہ خاص کوشش کریں گے اسی طرح حضور نے مقامی مبلغین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ مقامی مبلغین جو جامعہ احمدیہ سے نہیں پڑھے علم کی کمی کے باوجود ان کی خدمات بھی بے لوث ہیں۔ انہیں زبان پر پورا عبور حاصل ہے جب وہ بولتے ہیں میں ان کی زبان تو نہیں سمجھتا مگر ان کی بات سیدھی میرے دل میں اترتی ہے۔ زبان میں مہارت کا ثبوت ان لوگوں کے چہروں پہ نظر آتا ہے جو انہیں سن رہے ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ میں بہت خوش ہوں بظاہر یہ مقامی مبلغ نظام تبلیغ میں دوسری گروہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مگر وہ حقیقت میں پہلی گروہ سے کم نہیں ہیں اس قابل تعریف کام کی وجہ سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ

سیرالیون میں جامعہ احمدیہ قائم کیا جائے

بفضلہ تعالیٰ اس کے لئے زمین ایک پیراماؤنٹ چیف نے پیش کر دی ہے حضور نے فرمایا۔ دوسرا طبقہ احمدی اساتذہ کا ہے جنہوں نے بہت قربانیاں دی ہیں۔ بعض غیر احمدی اساتذہ بھی ہیں مگر وہ احمدیوں کی طرح بہت اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں۔ فرمایا۔ بعض عیسائی اساتذہ بھی ہیں جو احمدیت کے پیغام کے لئے گویا وقف ہو چکے ہیں۔ بچوں میں احمدیت

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید الیکٹرک مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

کی تنظیم، تعاون اور احمدیت کی روح کو بڑھانے میں پوری طرح ممد ہیں۔

فرمایا۔ ہمارے بعض کام کرنے والے اساتذہ ۲۴ سال سے یہاں ہیں۔ اپنے خاندان میں لمبے عرصہ تک ملنے نہیں گئے۔ بیماری یا کسی عزیز کے فوت ہونے پر بھی نہیں گئے۔ فرمایا۔ یہ عظیم خدمات ہیں جو وہ صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے کرتے ہیں اور خدا کی مخلوق کے لئے وہ یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ فرمایا۔ ایک اور خاص بات یہ ہے کہ

احمدیہ ترانہ سارے ملک میں قومی ترانہ کے بعد بہت مقبول ہو چکا ہے

سب طلباء بغیر مذہبی تمیز کے بڑے شوق سے ترانہ میں شامل ہوتے ہیں۔

فرمایا۔ تیسرا طبقہ ڈاکٹرز صاحبان کا ہے۔ فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ احمدی ڈاکٹرز حیرت انگیز کام کر رہے ہیں اور عوام ان کی خدمات سے باقی تمام طبی اداروں سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے عوام میں کہا کہ احمدی ڈاکٹرز کی خدمات حیرت انگیز اور ناقابل یقین ہیں بجلی، پانی اور آپریشن کے لئے بعض ضروری آلات نہ ہونے کے باوجود بہت سے آپریشن کرتے ہیں۔ مگر آج تک ان کا ایک آپریشن بھی ناکام نہیں ہوا۔ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔ حضور نے فرمایا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ معجزہ اللہ تعالیٰ کی برکات کا ہے۔ ہمارے احمدی ڈاکٹروں نے سائنسی علم جو میڈیکل کالجوں میں حاصل کیا ہے اسے ہی استعمال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ روحانی علم سے بھی مریضوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ جو انہوں نے احمدیہ جماعت کے ایک فرد ہونے کی وجہ سے حاصل کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر ہو اور ان کی خدمت خدا کے نزدیک خاموش دعا بن جائے۔ فرمایا۔ اب

سیرالیون کے عوام

کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ میں نے انہیں بہت قریب سے دیکھا ہے اور ان میں مجھے گھنٹوں بیٹھنے کا موقع ملا ہے میں جہاں بھی گیا میں نے انہیں بے لوث دیکھا وہ اسلام کی خاطر ہر خدمت کے لئے تیار ہیں۔ وہ عموماً غریب ہیں مگر اپنے ایمان میں غریب نہیں فرمایا۔ اگر مناسب مواقع مہیا کئے جائیں تو ان کی خوبیاں بڑھ سکتی ہیں مگر یہ لوگ بدقسمتی سے ایسے مواقع سے محروم ہیں۔ احمدیہ جماعت دوسرے علاقوں میں بھی اس سے زیادہ خدمات کے میدانوں میں پھیل سکتی ہے۔ احمدیوں کو چاہیئے کہ سارے ملک کی خدمت کریں۔ کوشش کریں اور غریب لوگوں کو مشکلات سے نکالیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت خوبیاں عطا کی ہوئی ہیں۔ آخر پر حضور نے احباب جماعت سیرالیون کو داعی الی اللہ بننے کی تحریک فرمائی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کو بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۱۹ جنوری ۱۹۸۸ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ ۵ تبلیغ (فروری) ۱۳۶۷ ہش بمقام مسجد اقصیٰ ابعاں آئیوری کوسٹ ۱۹۸۸ء

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ میں اس ملک کے باشندوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بندوں کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہیئے۔

جماعت کی تعداد کم ہونے کے باوجود یہ مسجد بھری ہوئی نظر آرہی ہے۔ افریقن لوگوں کے بارہ میں فرمایا۔

افریقن لوگ

خدا سے محبت کرنے والے سچائی کو جلد قبول کرنے والے تعصب سے پاک ہیں اور میں ان کا مستقبل روشن دیکھتا ہوں آئیوری کوسٹ کے بارہ میں فرمایا کہ اس قوم کا کردار بنانے میں ان کے معزز صدر کی ذاتی شرافت کا بڑا دخل ہے جو نہ خود متعصب ہیں اور نہ ہی تعصب کی اجازت دیتے ہیں۔ انہیں خدا نے دامد سے سچا پیار ہے اور خدا کے نام پر فساد اور قتل و غارت پسند نہیں کرتے۔

صدر مملکت سے ۴۵ منٹ کی ملاقات

کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملاقات بہت دلچسپ رہی۔ اس میں صدر مملکت نے ملکی امن اور باہمی اخوت کا ذکر کیا اور بتایا کہ ہمارے ہاں ایک گاؤں میں عیسائیوں اور مسلمانوں نے مل کر گرجا اور مسجد بنائی جس سے باہمی اخوت کا پتہ چلتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ سے میں خود بھی بہت متاثر ہوا۔

پھر حضور نے فرمایا۔ میں اس ملاقات کے دوران اس مہربان صدر مملکت کی درازئ عمر اور کارآمد زندگی کے لئے دعا کرتا رہا اور تمام احمدیوں کو ان کے لئے دعا کی تلقین کرتا ہوں۔ پھر فرمایا۔ افریقن ممالک کے دورہ سے میں اس بات کا قائل ہو رہا ہوں کہ افریقہ کو محض روحانی مذہبی اور اخلاقی مدد کی ضرورت نہیں بلکہ

ہر قسم کی مدد کی ضرورت

ہے اور خاص طور پر اقتصادی رہنمائی کی کیونکہ امیر قومیں ان کی سادگی کی وجہ سے ان کو لوٹتی ہیں اور جو تعلیم یافتہ ہیں وہ مغربی تہذیب کے نشہ میں مست ہیں۔ یہاں تک کہ طرز زندگی اور روزمرہ استعمال کی چیزیں بھی انہی سے برآمد شدہ ہوتی ہیں اور یہ عادات کرپشن اور رشوت ستانی کو جنم دیتی ہیں جو سارے ملک کے لئے نقصان دہ ہوتی ہیں۔ پھر امیر ملک ایسے بددیانت سیاسی افراد اور افسران سے فائدہ اٹھا کر غریب ملکوں میں اپنے مفاد کے لئے داخل ہوتے ہیں اور ان کو اپنی غلامی میں لے آتے ہیں اور یہی وہ خطرہ ہے جو افریقی ممالک پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہے اس لئے ایک مذہبی سربراہ کی حیثیت سے میں احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اس خطرہ کے موقعہ پر ان ممالک کی مدد کے لئے تیار ہو جائیں۔

فرمایا۔ میں یہ بات اس لئے نہیں کہتا کہ میں مغربی قوموں کا دشمن ہوں۔ میں تو کسی کا بھی دشمن نہیں بلکہ خدا کے ہر بندے سے محبت کرتا ہوں لیکن میں یہ بات غریبوں کی محبت کی وجہ سے کہتا ہوں۔ حضور نے

جماعت کو نصیحت

کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر ممکن کوشش کریں کہ افریقن قوم اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے ان خطرات سے ملکوں کو بچائیں اور انہیں ان خطرات سے آگاہ کریں۔ احمدیوں کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر علم کے ماہرین جوان ملکوں کے اقتصادی حالات بدل سکتے ہیں مجھے لکھیں اور اپنے خرچ پر ان کا دورہ کریں یا وقف دیں اور جماعت انکو خرچ دے گی اور یہ لوگ اپنے پیسے سے نہیں بلکہ اپنے علم سے ان کی خدمت کریں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے۔ آخر پر حضور نے تمام مقامی اور غیر ملکی احباب کا شکریہ ادا کیا خصوصاً خدام کا اور فرمایا کہ یہ دوسروں کیلئے نمونہ تھے اور ہر وقت مستعد رہتے تھے۔ اللہ ان کو جزا دے۔ ہمیشہ ان کا ساتھی رہے۔ اور آپ سب کے دلوں میں اپنی مخلوق کی محبت پیدا کر دے۔ خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ مکرمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم اسداللہ خاں صاحب لاہور۔
۲۔ مکرمہ سیدہ زبیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالودود صاحب آف کھلناحال ربوہ
۳۔ مکرم میاں عبدالمجید صاحب۔ مرحوم مکرم میاں مولا بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر گوجرانوالہ کے بڑے بیٹے تھے۔
۴۔ مکرمہ لیڈی ڈاکٹر رضیہ اقبال صاحبہ ناصر آباد ربوہ
۵۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم نعیم احمد صاحب عابد ربوہ
۶۔ مکرمہ امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر نذیر حسین صاحب چغتائی لاہور
۷۔ مکرم چوہدری محمد فیروز صاحب کوٹ تارڈ ضلع گوجرانوالہ۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۱۹ فروری ۱۹۸۸ء)

اسیرِ راہِ مولیٰ کا خط اپنے آقا کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

C.P. SUK
یکم دسمبر ۱۹۸۷ء

میرے نہایت ہی پیارے محسن آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمد للہ خاکسار معہ اپنے چھوٹے بھائی رفیع احمد خیریت سے ہے اور آپکی طرف سے محبت بھرے خط کا تقریباً ایک ماہ سے منتظر ہے۔ ممکن ہے اس ملاقات پر جو کل ۲ دسمبر کو ہو گی کوئی خط مل جائے۔ آج کل جناب ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال نے بذریعہ خط و کتابت رابطہ قائم کیا ہوا ہے۔ بڑے ہی خلوص سے پُر خطوط تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار بھی قیدی کی حیثیت سے نہایت ہی اختصار کے ساتھ جواب تحریر کر دیتا ہے۔ چند ماہ قبل ایک دوست مکرم عبدالرحیم صاحب مجاہد بھی ساہیوال سے ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے اُن کے بیٹے جناب عبدالقدیر صاحب (غالباً) اسیرِ راہِ مولیٰ ہیں اور ساہیوال جیل میں قید ہیں۔ خاکسار نے ساہیوال جیل میں اسیران کی خدمت میں منظوم کلام تحریر کر کے بھجوایا ہے۔ جس کی نقل حضور کی خدمت میں ساتھ والے کاغذ پر ہے اللہ تعالیٰ ان پر اپنا خاص فضل فرمائے اور رہائی کی صورت پیدا ہو۔ حضور کی طرف سے بھی نمائندگان وقت بوقت تشریف لاتے رہتے ہیں جن سے کافی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ احسان مند ہوں۔

آخر میں حضور سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کے فیملی ممبران بڑی عاجزی سے السلام علیکم عرض کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

والسلام
حضور کا ادنیٰ خادم
پروفیسر ناصر احمد قریشی۔

نذرانۂ عقیدت برائے اسیرانِ ساہیوال

اے اسیرانِ راہِ مولانہ مین ساہیوال
آپ نے بخشا ہے دینِ حق کی شمع کو جمال

ایک عرصہ سے پسِ زنداں ہو تم بیٹھے ہوئے
آفریں صد آفریں تم پر فدا صدقِ بلال

اے نعیم الدین تم پر رحمتیں ہوں بیشمار
اے میرے الیاس ناصر تو نے تو کر دیا کمال

اے محمد دین تم نے دین کی رکھی ہے لاج
اے میرے حاذق ملے گی تم کو شہرت لازوال

یہ خدا کی ہے عنایت تم پہ اے عبدالقدیر
باپ تو ہے ہی مجاہد بن گیا تو بھی مثال

ہو مبارک تم کو بھی بن گئے دیں کیلئے نثار
تم کو یہ دنیا ستا رہی ہے سراسر لا ابال؟

میرے پیارے سرفروشو یہ زمان کی بات ہے
دَور بدلے گا کہ آخر ہر کمالے را زوال

اُس کی غیرت جوش میں ہے اُن کے بارے میں
کیا نہیں دکھلا رہا وہ اپنی ہیبت اور جلال؟

رات دن اُس کو پکاریں دعا کریں زخمی جگر
حوصلے مضبوط ہوں دل کو نہ ہونے دیں نڈھال

سارا عالم احمدیت تم پر نازاں ہر گھڑی
آپ کا ہر دم امامِ وقت کو رہتا ہے خیال

جب کبھی راتوں میں ہوں اُس یار سے راز و نیاز
"مشکلیں ناصر کی بھی آساں ہوں" کرنا یہ سوال

(پروفیسر ناصر احمد قریشی اسیرِ راہِ مولیٰ سنٹرل جیل سکھر سندھ)

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۲۲ جنوری ۱۹۸۸ء)

اعلاناتِ نکاح اور تقریبِ رخصتانہ

۱۔ عزیزہ رضیہ سلطانہ بنت مکرم خواجہ غلام محمد صاحب وانی کاٹھ پورہ اسلام آباد (اننت ناگ) کشمیر کا نکاح مورخہ ۲۶/۲/۸۸ کو ہمراہ عزیز حلیم احمد صاحب ابن مکرم طاہر محمود صاحب ساکن دار الرحمت غربی ربوہ۔ مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار نے مبلغ ۵۰۰۰۰/- پچاس ہزار روپے حق مہر پر راولپنڈی میں پڑھا۔

قارئین بدر اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان اور سلسلہ عالیہ کے لئے موجب خیر و برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار۔ بابو غلام رسول سرینگر نزیل قادیان۔

۲۔ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء کے مبارک موقعہ پر مورخہ ۱۹ دسمبر کو خاکسار کے بیٹے عزیز عبدالقادر سلمہٗ کا نکاح مکرم فاروق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہ آباد (کرناٹک) کی بیٹی عزیزہ بشریٰ بیگم سلمہا کے ساتھ مبلغ ۵۵۰۱/- روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ اعانت بدر بیس ۲۰/- روپے ادا کرکے قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ رحمت اللہ جینا یادگیر (کرناٹک)

۳۔ مورخہ ۱۲/۲/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج حیدرآباد میں خاکسار کی بیٹی عزیزہ نور النساء صالحہ سلمہا بہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ واضح رہے کہ عزیزہ کا نکاح قبل ازیں عزیز جمیل احمد الدین سلمہ ابن مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب ساکن مشیر آباد کے ساتھ قادیان میں ہو چکا تھا۔ بچی کے رخصتانہ سے پہلے مکرم محمد منصور احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ حیدرآباد نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج حیدرآباد نے دعا کرائی۔ اگلے روز یعنی مورخہ ۱۳/۲/۸۸ کو مکرم بشیر الدین صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوت ولیمہ اپنے مکان پر ی باؤلی حیدرآباد میں اہتمام کیا۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دولہا دلہن کو خوشیوں سے معمور زندگی عطا کرے۔ اور اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار۔ مسعود احمد ایس واقف زندگی معلم وقف جدید حیدرآباد

ولادت

۱۔ مورخہ ۸/۲/۸۸ کو اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی عزیزہ امۃ النصیر سلمہا اہلیہ عزیز ابراہیم محی الدین الہ دین صاحب کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے جس کا نام حضور پُر نور نے ازراہ شفقت "اسمٰعیل احمد الہ دین" تجویز فرمایا ہے اس خوشی میں عزیزہ امۃ النصیر نے اعانت بدر میں ایک سو روپیہ اور خاکسار نے مختلف مدات میں ۵۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ قارئین دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔ آمین نومولود محترم نور الدین الہ دین صاحب مرحوم کا پوتا اور خواجہ عبدالحمید انصاری کا نواسہ ہے۔

خاکسار محمودہ انصاری حیدرآباد

۲۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بتاریخ ۱/۳/۸۸ کو ایک لڑکی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ نومولود مکرم مولوی خیر احمد صاحب امروہی مرحوم کا پوتا اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے خاکسار عزیز کے نیک صالح خادم دین ہونے اور بلندی اقبال کے لئے عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہے۔

خاکسار مستفیض احمد امروہی قادیان۔

تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

قسط اوّل

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
(ازالۂ اوہام حصہ دوم صفحہ ۷۶۲)

جماعتِ احمدیہ اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم شدہ خالصتہً ایک روحانی نظام ہے۔ جس کے بارے میں عموماً دو قسم کے نظریے عامۃ المسلمین کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) :۔ اگر جماعت احمدیہ اسلام سے الگ ہو کر نئے عقائد پر مشتمل ایک نئے مذہب کی دعویدار ہے اور اس کے بانی نبوّتِ محمدی سے الگ ہو کر ایک نئی نبوّت کے مدعی ہیں تو ہمیں اس قسم کے ایک نئے نظام زندگی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی آخری شریعت ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کہ دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے اپنی تمام نعمتوں کو تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔

(۲) :۔ دوسرا نظریہ یہ ہے کہ اگر جماعت احمدیہ کے وہی عقائد ہیں جو اسلامی ہیں اور وہی شریعت ہے جو خدا تعالےٰ نے حضرت خاتم النبیین صلعم کے ذریعہ دُنیا کو عطا فرمائی ہے تو پھر ایک نئی اور علیحدہ جماعت اور نظام سلسلہ قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں جماعت احمدیہ اپنے آپ کو عامۃ المسلمین میں مدغم نہیں کرتی۔

بظاہر ان دونوں نظریات میں معقولیت نظر آتی ہے۔ لیکن جب ان پر غائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں حقیقت اور رنگ میں معلوم دیتی ہے۔ میں سب سے پہلے اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کا کوئی بھی عقیدہ ایسا نہیں ہے جو غیر اسلامی ہو۔ اس کے وہی عقائد ہیں جو آج سے ۱۴۰۰ سال قبل سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں بتائے ہیں۔ اور جن کا عملی نمونہ حضرت اقدس صلعم نے دُنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔

چنانچہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اپنے عقائد کی وضاحت یوں فرماتے ہیں :۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِ لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دُنیاوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کر جائیں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلعم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کُتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اُس کی شرائع اور حدود و احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے"
(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۳۷-۱۳۸)

"اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائکہ حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلعم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاءؑ اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ .... اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے"
(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

ان واضح ارشادات کے بعد یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ پھر جماعت احمدیہ کو عامۃ المسلمین سے الگ ہو کر ایک نئی جماعت کی تشکیل کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے۔

اس سوال کا پہلا جواب یہ ہے کہ اس زمانہ میں ہمیں وہ اسلام کہاں نظر آتا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلعم نے دُنیا کو دیا تھا۔ جس کا عملی نمونہ خود آپ نے اپنی زندگی میں دکھایا تھا۔ کیا ہمیں حقیقی اسلام ایران اور عراق میں نظر آسکتا ہے جو پچھلے ۸ - ۹ سال سے لاکھوں کلمہ گو مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار چکے ہیں۔ یا پاکستان اور افغانستان میں یا مصر و سعودی عرب میں کسی ایک نام نہاد اسلامی مملکت میں نظر آسکتا ہے۔ جو دُنیا کی دو طاقتوں کے تلے اپنی اپنی گردنیں پھنسا کر ایک دوسرے کے خون کے درپے ہیں۔ یا مسلمانوں کی کسی ایک جماعت یا ایک فرقہ میں حقیقی اسلام نظر آسکتا ہے جو ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے لگا کر دِل بہلاتے رہتے ہیں۔ آپ ہی بتائیں کہ ہمیں قرآنی تعلیم اور اُسوۂ رسول صلعم پر مشتمل صحیح اور حقیقی اسلام دُنیا کے کس قطعۂ زمین میں نظر آتا ہے۔ خود اکابرین دینِ متین اور اُن کے علماء کا خود اس بات کا اعتراف ہے جیسا کہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری لکھتے ہیں۔

"ہم نے اسلام کے نام پر جو کچھ اختیار کر رکھا ہے وہ تو صریح کفر ہے۔ ہمارے دل دین کی سمجھ سے عاری ہماری آنکھیں بصیرت سے نا آشنا کان سچی بات سننے سے گریزاں!

ہمارا اسلام؟

بُتوں سے تجھ کو تمنا خدا سے نا اُمیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبیؐ نے سکھایا تھا کیا ہماری رفتار و گفتار و کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا ...... ہمارا تو سارا نظام کفر ہے۔ قرآن کے مقابلہ میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے۔"
(آزاد لاہور مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۴۹ء)

بانیٔ جماعت اسلامی مولوی ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کہتے ہیں :۔

"یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان قوم کہا جاتا ہے اُس کا حال یہ ہے کہ اُس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔ نہ اُن کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے کو بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آرہا ہے۔"
(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں :۔

"آپ اس نام نہاد مسلمان سوسائٹی کا جائزہ لیں گے، تو اس میں آپ کو بھانت بھانت کے مسلمان نظر آئیں گے۔ مسلمان کی اتنی قسمیں ملیں گی کہ آپ شمار نہیں کر سکیں گے کہ یہ ایک چڑیا گھر ہے جس میں چیل کوے۔ گدھ۔ بٹیر۔ تیتر اور ہزاروں قسم کے جانور جمع ہیں اور ان میں سے ہر ایک ایک چڑیا ہے"

(مسلمان اور سیاسی کشمکش حصہ سوم صلا)

عراق کے مشہور عالم شیخ صالح محمد رضا شبیبی اپنی ایک نظم میں لکھتے ہیں:۔

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي مَا تَرَى رُوحُ أَحْمَدٍ
إِذَا طَالَعَتْنَا مِنْ عَلٍ أَدْ أَطَلَّتِ
وَأَكْبُو طَنِّي لَوْ أَتَيْنَا مُحَمَّدًا
لَلَاقَ الَّذِي لَاقَاهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ
عَدَلْنَا عَنِ النُّورِ الَّذِي جَاءَ نَا بِهِ
كَمَا عَدَلَتْ عَنْهُ قُرَيْشٌ فَضَلَّتِ
إِذَا اقْتُضِيَ لَا مَنْهَجُ الْقَوْمِ مَنْهَجِي
وَلَا مِلَّةُ الْقَوْمِ الْأَوَاخِرِ مِلَّتِي

اگر حضرت رسول کریم صلعم کی روح آسمان سے زمین کی طرف جھانک لیتی یا بنفس نفیس اس زمین پر ورود فرما ہوتے میرا غالب ظن یہی ہے۔ آپ اپنی قوم کو اپنے زمانہ کے قریش کی ضلالت کی حالت سے مطابق دیکھ لیتے پھر یہ فرماتے کہ جس طرح قریش میرے لائے ہوئے نور کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے گمراہ ہوگئے تھے اسی طرح یہ قوم بھی میرے لائے ہوئے نور سے کہیں دور جا پڑی ہے۔ اور آپ یہ فیصلہ فرماتے کہ اس آخری زمانہ کے میری اُمت کہلانے والے لوگوں کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور یقیناً یہ لوگ میری ملت اور اُمت نہیں ہیں۔

اسی طرح زمیندار اخبار اپنی ایک اشاعت میں آنحضرت صلعم کی طرف سے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"تم کہلاتے تو میری اُمت ہو۔ مگر کام یہودیوں بت پرستوں کے کرتے ہو۔ تمہارا شیوہ وہی ہو رہا ہے جو عاد اور ثمود کا تھا کہ رب العالمین کو چھوڑ کر لعلے یغوث۔ نسری اور یعوق کی پرستش کر رہے ہو۔ تم میں سے اکثر ایسے ہیں جو میری توہین کرتے ہیں" (زمیندار ۱۸ ستمبر ۱۹۲۵ء)

غرضیکہ موجودہ مسلمانوں کی مرثیہ خوانی پر مشتمل بہت سارے حوالے ہیں۔ طوالت کے خوف سے اُن سب کو چھوڑ کر موجودہ مسلمانوں کے غیر اسلامی عقائد کی طرف سے ذرا پردہ چاک کرنا چاہتا ہوں۔

اسلام کی تمام تعلیمات کا نچوڑ کلمہ طیبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ پر مرکوز ہے یعنی اسلام کی بنیاد خدا تعالےٰ کی توحید اور حضرت رسول عربی صلعم کی رسالت پر مبنی ہے۔

اب آیئے! ہم دیکھتے ہیں کہ اِن بنیادی تعلیمات پر موجودہ مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے۔ اسلام نے خدا تعالےٰ کو ایک ایسی زندہ حقیقت کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس کا دیدار اسی دُنیا میں ممکن ہے۔ اور یہ دعویٰ کیا کہ خدا تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کی پکار کو نہ صرف سُنتا ہے بلکہ اُس کا جواب بھی دیتا ہے۔

لیکن آج مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کا وجود صرف ایک افسانہ یا موہوم تصوّر یا صرف ایک خیالی فلسفہ بنا کر رکھ دیا ہے اور خدا تعالےٰ کی صفت تکلم کا۔ دُعا کی افادیت کا انکار کر دیا۔

وہ جبیں جو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے جھکنا نہ جانتی تھی۔ وہ مزار قبروں اور اُن کی ڈیوڑھیوں کے آگے سجدے کرنے لگی۔

بریلویوں کے ماہنامہ نوری کرن کے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی خاص نمبر میں آپ کو مخاطب کر کے ایک شاعر نے یوں فریاد کی۔

تم بن نہیں ہے کوئی پُرسانِ حال اپنا
کس سے کروں میں جا کر فریاد غوث الاعظم
اُٹھ جائیں جس کی جانب خود آپکی نگاہیں
وہ بے غم جہاں سے آزاد غوث الاعظم

مسلمانوں کے ایک اور طبقہ میں خدا تعالیٰ کی صفات کے بارے میں ایسے ایسے عقائد اور تصورات پائے جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ میں کبھی گناہ کرنے کی طاقت ہے۔ چنانچہ دیوبندیوں کی ایک کتاب یکروزی میں یوں لکھا ہے:۔

"ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت سے زائد ہو جائے گی"

(یکروزی مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صلا)

ایک اور کتاب میں مرقوم ہے:۔

"چوری، شراب خوری۔ جہل۔ ظلم سے معارضہ کم فہمی ہے ..... خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضروری نہیں ہے۔ حالانکہ یہ کلّیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے"

(تذکرۃ الخلیل صلا)

احباب کرام! ذات باری تعالےٰ کے متعلق کیا یہ وہ تصور ہے جو قرآن مجید اور حضرت رسول کریم صلعم پیش فرماتے ہیں۔ قرآن جس خدا کو پیش فرماتا ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے چنانچہ جماعت احمدیہ کا خدا تعالےٰ کے متعلق ہرگز اس قسم کا عقیدہ نہیں ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ نے خدا تعالیٰ کا جو تصور پیش فرمایا ہے وہ عین قرآن مجید کے مطابق ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لا شریک ہے۔ کوئی بھی اُس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبدأ ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور مالک ہے تمام جزاء و سزا کا اور مرجع ہے تمام اُمور کا .... وہ ہر ایک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے وہ آسمان اور زمین کی ہر ایک چیز کا نور ہے۔ اور ہر ایک نور اُسی کے ہاتھ سے چمکا اور اُسی کی ذات کا پرتو ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے"

(لیکچر لاہور ص۵)

"خدا آسمان و زمین کا نور ہے۔ وہی تمام فیوض کا مبدأ ہے۔ اور تمام انوار کا علّت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اُسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہی وہی ہے ......"

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ ۱۱ صلا)

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو خدا تمہارا ہی ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۹-۲۰)

ایک موقعہ پر آپؑ نے فرمایا:۔

"وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار"

حضرت مسیح موعودؑ نے آکر نہ صرف یہ نظریہ پیش فرمایا بلکہ زندہ دلیل کے طور پر اپنے وجود کو دُنیا کے سامنے رکھا گویا کہ حضرت احمد القادیانی علیہ السّلام کا سب سے بڑا معجزہ یا روحانی انقلاب یہی تھا کہ آپ نے ایک زندہ خدا کا پتہ دیا۔ اور ایک رب العباد کو پورے یقین اور وثوق کے ساتھ پیش فرمایا۔

مسلمانوں میں توحید پرست ہونے کے بعض دعویدار یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کو بھی خدا تعالےٰ کا شریک نہیں ٹھہراتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ لوگ یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ ایک اسرائیلی نبی حضرت عیسےٰؑ پچھلے دو ہزار سال سے الآن کما کان بغیر کھائے پیئے اور حوائج انسانی سے مبرّا ہو کر گویا کہ خدا کا شریک ہو کر آسمان میں زندہ براجمان ہیں۔ کیا یہ عقیدہ مشرکانہ نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں بانیٔ سلسلہ عالیہؑ فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ طریقہ شرک کی تائید نہیں تو اور کیا ہے؟ ایک طرف تو نالائق متعصب عیسائی پادری ہمارے سیّد و مولیٰ کو صاف اور کھلے طور پر گالیاں دیتے ہیں اور مسیح کو آسمان کا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کا قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف یہ علماء

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۰ کالم چار پر)

قسط دوئم

صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام

از روئے نشانات سورج گرہن و چاند گرہن

تقریر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی بڑی باریکیوں کے ساتھ بڑی لطافت کے ساتھ حسن و جمال کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں پوری ہوئی۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ Sir Isaac Newton نے Law of Gravitation سترھویں صدی عیسوی میں معلوم کیا تھا۔ اس سے قبل علم ہیئت کے باریک حساب ممکن نہ تھے لیکن ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم الغیب خدا سے اطلاع پا کر ایسی حیرت انگیز پیشگوئی فرما دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد بتانے کے لئے اس سے بہتر آسمانی علامت تصور میں نہیں آتی۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علیٰ محمد وآل محمد۔

پیشگوئی کے پورا ہونے پر مبارکباد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت خوش ہوئے اور آپؑ نے اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم میں جو ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی ایک عربی قصیدہ بھی تحریر فرمایا۔ جس میں آپؑ نے اپنے شکر کے جذبات کا اظہار فرمایا اور جماعت کو مبارکباد دی۔ اس عربی قصیدہ کے چند اشعار کا اردو ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تمہیں اے جماعت برادران بشارت ہو
تمہیں اے جماعت دوستاں مبارک ہو
خدا تعالیٰ کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی
اور جو شخص دو آنکھیں رکھتا ہے اس کیلئے راہ کھل گیا

سورج اور چاند کو ان ملکوں میں
باذن اللہ رمضان میں گرہن لگ گیا
اور ایک بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے پاک طور پر ظاہر ہو گئی کہ کوئی مثل اس کے ساتھ نہیں۔

اور ان دنوں عقرب کی طرح ایک ہیبت ہے، اور سواروں کی ایک غضبناک گردن کشی ہے
آج وہ دن ہے جس میں ہمارا صدق ظاہر ہو گیا
اور ہر ایک مکذب فتنہ انگیز مر گیا
آج ہر ایک اہل بصیرت رو رہا ہے

اور رونے کا سبب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو یاد کرنا ہے۔
اور دوسرے یہ سبب کہ رونے والے آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کی تصدیق کرتے ہیں
اور بخشش کرنے والے محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہیں۔
آج ہر ایک دانا بیعت کرنے والا اپنے ایمان میں ایسا زیادہ ہو گیا کہ گویا نیا ایمان پایا۔

. . . .

آج رمضان کے گذرنے کے بعد اور لوگوں کے لئے ایک عید ہے اور ہمارے لئے دو عیدیں

. . . .

چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے
اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بلا رہا ہے
تمہارے فائدے کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ظاہر ہو گئے۔
وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید ہمانی کیلئے ظاہر ہوئے۔
کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے
یا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے
یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے
پناہ خلقت کی اور سردار ہمارے دین کا
اے میری قوم میرا نشان رمضان میں ظاہر ہوا۔
خدائے رحمان اور جزائے دہندہ سے
پس اگر تو چاہے تو ہمارے رب کی آیات کو پڑھ
اور وہ آیت یہ ہے کہ "خسف القمر" اور ظلم سے الگ ہو جا
پھر حدیث حدیث آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن شریف کی آیات کی شرح میں
یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے
پس اس کی طرف متوجہ ہو اور ادنیٰ لوگوں کا ذکر چھوڑ دے۔"

. . . .

یہ لمبا قصیدہ ہے جو اس دعا پر ختم ہوتا ہے۔
یا رب بارکھا بوجہ محمدؐ
رقی الکرام و نخبۃ الاعیان
اے خدا محمدؐ کے منہ کیلئے اس میں برکت ڈال
جو سب کریموں سے افضل اور برگزیدوں سے برگزیدہ ہے
اللھم صل علیٰ محمد سیدنا ومولٰنا محمد وعلیٰ آل سیدنا ومولٰنا محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

۱۳۱۲ھ ۱۸۹۵ء کے رمضان میں دوسری دفعہ گرہن

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ دو دفعہ رمضان میں گرہن ہوگا۔

ان الشمس تنکسف مرتین فی رمضان

(مختصر تذکرہ قرطبی صفحہ ۱۴۸ للقطب الربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی رح)

چنانچہ اگلے سال ۱۸۹۵ء میں بھی رمضان کے مہینہ میں گرہن ہوئے۔ یہ گرہن قادیان سے نظر نہیں آئے۔ زمین کے مغربی کرہ کے بعض علاقوں سے نظر آسکتے تھے۔ چاند گرہن ۱۱ر مارچ ۱۸۹۵ء کو ہوا اور سورج گرہن ۲۶ر مارچ ۱۸۹۵ء کو ہوا۔ ان گرہنوں کے وقت بھی قادیان میں رمضان کی تاریخیں ۱۳ اور ۲۸ تھیں۔ مقام کے بدلنے سے گرہن کی تاریخیں بدل سکتی ہیں۔ اس دفعہ کا سورج گرہن نمایاں قسم کا نہیں تھا لہذا Professor von Oppolzer نے اپنی کتاب میں اس کے map نہیں دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں جو ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔ ان گرہنوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اول اس ملک میں اور دوسری امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہی تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی موعود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اس لئے یہ نشان آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ اور دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی ......"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۵)

ایک اعتراض کا جواب

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ سورج گرہن چاند گرہن رمضان کے مہینے میں کئی دفعہ ہوتے ہیں لہذا ۱۳۱۱ھ ۱۸۹۴ء کے گرہن کو اہمیت نہیں دی جا سکتی یہ درست ہے کہ وقتاً فوقتاً رمضان کے مہینے میں دونوں گرہن ہوتے ہیں لیکن حدیث شریف میں معین تاریخوں کا ذکر ہے اور مدعی کا موجود ہونا ضروری شرط ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ لم تکونا منذ خلق السموات والارض صاف ظاہر بتاتے ہیں کہ اس پیشگوئی میں کوئی معمولی بات نہیں بتائی گئی ہے۔

خاکسار نے جو مطالعہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم و بیش ہر بائیس سال میں ایک سال یا متواتر دو سال ایسے آتے ہیں۔ جبکہ چاند اور سورج کو رمضان کے مہینہ میں دنیا کے کسی نہ کسی حصہ پر گرہن لگتا ہے۔ لیکن کسی معین جگہ سے معین رمضان کی تاریخوں میں دونوں گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو نایاب بنا دیتا ہے ۱۸۹۴ء کے گرہن کا دوسرے گرہنوں سے موازنہ کرنا بہت ایمان افروز ہے۔

خاکسار نے اپنے دوست Dr. Goswami Mohan Ballabh کے ساتھ جو عثمانیہ یونیورسٹی میں ریڈر ہیں۔ ۱۸۰۱ء تا ۲۰۰۲ء میں رمضان میں ہونے والے گرہنوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمارا حاصل مطالعہ یہ رہا کہ ان دو صدیوں میں سترہ دفعہ سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں رمضان کے مہینہ میں ہوئے۔ لیکن صرف ۱۸۹۴ء ہی ایسا سال تھا جس میں سورج گرہن چاند گرہن قادیان پر مقرر کردہ تاریخوں میں ہوئے۔ کلکتہ میں حکومت ہندوستان کا ادارہ ہے Meteorological Department Positional Astronomy Centre جس میں اکثریت ہندو ہے۔ وہاں کے سائنسدانوں نے بھی تحقیق کی۔ انہوں نے دس دفعہ کے گرہنوں کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے بھی صرف ۱۸۹۴ء کے سال کو ایسا پایا جس میں سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں قادیان سے مقرر کردہ تاریخوں میں نظر آسکتے تھے۔ ان کی تحقیق کی تفصیل جولائی ۱۹۸۷ء کے رسالہ Review of Religions میں شائع ہوئی ہے۔ الغرض دونوں گرہنوں کا مقرر کردہ تاریخوں میں قادیان سے نظر آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ کئی رمضان میں ہونے والے کسوف خسوف میں سے ایک کسوف خسوف اس صفت کا ہوا ہے۔

علاوہ ازیں مدعی کا موجود ہونا منتظر

ثبوت مہدی ہونے کے لئے ضروری شرط ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ ان لمھدینا سے دا ٹنتین کہ سورج اور چاند گرہن سے نشانات مہدی کے زمانے کے لئے ہی مخصوص ہیں گرہنوں کا ہونا بحث کا مقصد نہیں ہے۔ لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض سے یہ مراد ہے کہ نشان کے طور پر یہ گرہن پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتدائے دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے ہمارا مدعا صرف اسی قدر ہے کہ جب سے نسل انسان دنیا میں آئی ہے نشان کے طور پر یہ کسوف خسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں کسوف خسوف بھی واقع ہو گیا ہو۔ اور اس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ اور دارقطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا۔ ہاں یہ تصریح سے لفظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف خسوف نہیں ہوا کیونکہ لم تکونا کا لفظ مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف خسوف پہلے کبھی ظہور میں نہیں آیا تو لفظ لم یکونا مذکر کے صیغہ سے چاہیئے تھا نہ کہ لم تکونا کہ جو مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد آیتیں ہے یعنی دو نشان کیونکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف خسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بار ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیئے اور یہ صرف اسی صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ اور نیز یہ لکھا ہو کہ کسوف خسوف جو رمضان میں دارقطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے۔ غرض نرا کسوف خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا ہو اس سے بحث نہیں۔ نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے اور حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۵)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"درحقیقت آدم سے لے کر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی کسی نے نہیں کی۔ یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے یعنی (۱) چاند گرہن متعلقہ تاریخوں میں سے پہلی رات میں ہونا (۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا (۳) یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا۔ (۴) مدعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی۔ پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت سے انکار ہے تو دنیا میں اس کی نظیر پیش کرو۔ اور جب تک نظیر نہ مل سکے تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں سے اول درجے میں ہے جن کی نسبت آیت فلا یظھر علی غیبہ احدا کا مضمون صادق آسکتا ہے کیونکہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم سے اخیر تک اس کی نظیر نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹ مطبوعہ ۱۹۰۰ء)

(باقی آئندہ)

دعائے مغفرت

افسوس! مورخہ ۲۳/۲/۸۸ کو ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی مکرم شیخ درست اللہ صاحب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے غمزدہ بیوی اور پانچ کمسن بچے (چار لڑکے اور ایک لڑکی) اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ انکے چھوٹے بھائی مکرم شیخ معراج صاحب دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کا کفیل و حامی و ناصر ہو آمین۔ مرحوم کا بڑا لڑکا میٹرک کا امتحان دینے والا ہے اللہ تعالیٰ تمام عزیز کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ خاکسار شمس الدین ... معلم وقف جدید بلجری ...

بقیہ صفحہ نمبر (۱)

ایک جانب اونچا منارہ اور پیشانی کی گولائی گنبد نما۔ جس پر انگریزی میں "احمدیہ مسلم انٹرنیشنل" نیچے کلکتہ مشن کا ایڈریس اور دروازے کے اوپر جلی حروف میں کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا تھا۔ اسی طرح منارے کے اوپر کی منزل پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا پوری دنیا کے لئے امن بخش پیغام یعنی LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE اور اس کے نیچے باہمی اتحاد و یکجہتی۔ محبت، ہمدردی اور مذہبی رواداری سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چند اہم ہدایات انگریزی میں لکھوائی گئی تھیں۔

ایک موٹے اندازے کے مطابق تین لاکھ سے زائد لوگوں نے اس نمائش کو دیکھا۔ اسکولوں کے طلباء و طالبات اس کے علاوہ تھے جنہیں بغیر ٹکٹ داخلہ کی اجازت ہوتی ہے۔ ہمارے اسٹال میں بعض اوقات اس قدر بھیڑ ہو جاتی تھی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ہوتی۔ خدا کے فضل سے ہمارے خدام و انصار بڑی تعداد میں روزانہ تشریف لاتے اور جو اسٹال میں آنے والے لوگوں کو زبانی تبلیغ کرنے کتب خریدنے میں راہنمائی کرتے اور اکثر گھنٹوں لوگوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات جاری رہتا۔ سوالات کے جواب دیئے جاتے جماعت کے عقائد و تعلیمات اور جماعت کی عالمگیر تبلیغی مساعی اور آئندہ کے پروگرام سے آگاہ کیا جاتا۔ اس طرح دوہرا فائدہ ہوتا۔ لوگوں میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔ اور خود ہمارے داعین الی اللہ کی بڑی عمدہ ٹریننگ ہو جاتی۔ خدام و انصار کے علاوہ احمدی مستورات اور بچے بھی بڑے شوق سے اسٹال میں آتے اور فولڈرز تقسیم کرنے میں تعاون کرتے۔ ایک احمدی ہیڈ مسٹرس صاحبہ اپنے اسکول کی طالبات اور اسٹاف کو لے کر ہمارے اسٹال میں تشریف لائیں اور سبھی کو کتب خرید کر تحفۃً دیں۔

جو لوگ ہمارے اسٹال میں کتابیں خریدتے ہیں یا خاص طور پر دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں ہمارے خدام اُن کے ایڈریس حاصل کر لیتے ہیں تاکہ بعد میں ان سے رابطہ رکھا جا سکے۔

یورپ۔ امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ ایران و افغانستان وغیرہ کے متعدد سیاحوں کے علاوہ ایک روز گورکی انسٹی ٹیوٹ آف ورلڈ لٹریچر کے رشین ریسرچ سکالر Dr. Sergei Serebriany ہمارے اسٹال میں تشریف لائے اور محترم حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات طلب کی۔ موصوف نے بتایا کہ میں حیران ہوں کہ کاؤنٹ ٹالسٹائی جیسے عالمی شہرت یافتہ شخص نے حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ کو کیوں خط لکھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں جماعت کے بارے میں معلومات رکھتا ہوں لیکن پہلی مرتبہ اسٹال کو میں نے دیکھا اور پہچان لیا۔ اس موقعہ پر موصوف نے بہت سی کتب خریدیں اور یہ جان کر کہ ہمارے اسٹال میں صرف ہماری جماعت کی طبع شدہ کتب ہیں بڑی حیرت کا اظہار کیا۔

یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ اس سال عین بک فیئر کے موقعہ پر قادیان سے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب پرنسپل ناظر بیت المال مالی دورہ پر کلکتہ تشریف لائے جبکہ محترم سید فضل احمد صاحب صدر صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی بہار محض بک فیئر دیکھنے کی غرض سے ہماری درخواست پر پٹنہ سے کلکتہ تشریف لائے۔ چنانچہ ہر سہ معزز مہمانان کرام بار بار اسٹال میں آتے اور ہمارے خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔

اسٹال لگانے سجانے اور فولڈرز کی طباعت کے سلسلہ میں احباب جماعت کلکتہ نے جہاں مالی تعاون دیا وہاں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب زعیم علاقائی و مکرم عبدالحمید صاحب کریم قائد علاقائی کی قیادت میں ہمارے خدام و انصار بھائیوں نے بے حد مخلصانہ تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ہماری اس حقیر سعی کو قبول فرماتے ہوئے اسے ثمر آور بنائے۔ آمین اللھم آمین۔

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

(بقیہ صفحہ نمبر ۸)

اس نازک زمانہ میں ان کو مدد دے رہے ہیں۔ عیسائیوں کے مشرکانہ خیالات کو تسلیم کر کے اور بھی ان کے دعوے کو فروغ دے رہے ہیں۔ کاش یہ لوگ ایک منٹ کے لئے اپنے تعصبوں سے خالی ہو کر ذرا سوچتے کہ شرک کیا چیز ہے اور اس کی کیا حقیقت ہے اور اس کی مبادی اور مقدمات کیا ہیں تا ان پر جلد کھل جاتا کہ خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات یا اقوال و افعال یا اس کے استحقاق معبودیت میں کسی دوسرے کو شریکانہ دخل دینا گو مساوی طور پر یا کچھ کم درجہ پر ہو یہی شرک ہے۔ وہ کبھی بخشا نہیں جائے گا۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۸)

(باقی)

دار الہجرت ربوہ میں

گزارے ہوئے چند روح پرور شب و روز

از مکرم احمد منیر خواجہ صاحب وُرزبرگ مغربی جرمنی

خدا تعالے کی دی ہوئی توفیق سے دسمبر ۱۹۸۷ء کا پورا مہینہ مجھے ربوہ میں گزارنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ حسب معمول اس دفعہ بھی میں نے قادیان کی زیارت کے لئے پوری کوشش کی۔ مگر عین موقعہ پر ہندوستان میں صوبہ پنجاب کے ویزا کے لئے انکار ہو گیا اور میں خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو گیا۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے میرے لئے بہتر سے بہتر سامان پیدا فرمائے کہ مجھے قادیان کی زیارت کر سکوں۔ آمین یارب العالمین۔

ربوہ میں اس دفعہ بھی میرا قیام مہمان خانہ میں تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ جو احباب جماعت ایک لمبے عرصہ کے بعد پاکستان کے باہر سے ربوہ آتے ہیں ان کے دل کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت۔ بزرگوں اور خواتین دینی مجلسوں میں اپنے دن رات گزاریں۔ تا جو تھوڑا بہت زنگ ان کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ صاف ہو جائے۔ اور مجھے اس طریق نے ہمیشہ فائدہ دیا۔

ربوہ میں دن رات جو کچھ میں نے دیکھا۔ وہ بھی میرے ایمان کی تازگی کا موجب ہوا۔ باوجود اس قدر مخالفت کے ربوہ اس قدر تیزی سے بڑھ رہا ہے کہ اگر چند مہینوں میں نہیں تو چند سالوں میں چنیوٹ سے لے کر لالیاں تک آبادی ہی آبادی نظر آئے گی۔ یعنی ربوہ کے چاروں کونوں پر دور دور تک احمدیت کی روشنی پھیل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس وقت ربوہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ بہترین اور خوشنما عمارات اور کوٹھیاں بن رہی ہیں۔ نہانے کے لئے اتنا وسیع تالاب بنایا گیا ہے کہ کم از کم پورے ہندوستان اور پاکستان میں اتنا بڑا تالاب نہیں ہوگا۔ پھر بچوں کے لئے ایک انگریزی اسکول قائم ہو گیا ہے۔ پختہ سڑکوں کا جال بچھایا جا رہا ہے۔ خاص طور پر طاہر آباد پر جو نئی آبادی بن رہی ہے اس کے اندر اور باہر تمام پکی سڑکیں بن گئی ہیں۔ ٹیلی فون۔ تار گھر اور ڈاک خانہ کی نئی عمارات بن گئی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے گاڑیوں کی آمد و رفت دن رات جاری ہے۔ اور مزید خدا تعالے کا خاص فضل یہ ہوا کہ ایک بالکل نئی گاڑی سوپر ایکسپریس جو کراچی سے سرگودھا جاتی ہے۔ وہ ربوہ ٹھہرتی ہے جس کی وجہ سے سفر میں کافی سہولت ہو گئی ہے۔ پھر چناب ایکسپریس ہے یعنی دوسری ریل گاڑیاں بھی چلتی ہیں۔ پھر خدمت خلق۔ انسانی ہمدردی اور فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے ڈاکٹر اور دوسرے کارکن موجود رہتے ہیں۔ درود شریف۔ درس و تدریس اور قرآن شریف گھروں۔ مسجدوں اور بازاروں میں پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔ چھوٹے بڑوں کا ادب کرتے ہیں۔ اور بڑے چھوٹوں سے محبت اور پیار سے پیش آتے ہیں۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔ اور ہر ایک السلام علیکم کہنے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔

صبح کی نماز کے لئے روزانہ چھوٹے چھوٹے بچے جلوس کی صورت میں

صَلِّ عَلیٰ رَسُوْلِنَا
صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

کے گیت گا گا کر نمازیوں کو مسجد کی طرف بلاتے ہیں۔ اور یہ انتظام باقاعدگی سے ہر محلہ میں ہوتا ہے۔ ایک دن میں دن کے وقت تقریباً ۱۵-۹ بجے رحمت بازار میں کھڑا تھا کہ ایک تانگہ میرے پاس سے گزرا۔ اس میں چھوٹے چھوٹے بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہی گیت گا رہے تھے۔

صَلِّ عَلیٰ رَسُوْلِنَا
صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

دار الضیافت پر قیام کے دوران دو ایسے روح پرور واقعات دیکھنے اور سننے میں آئے کہ میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔ اور میرا یہ سفر خدا تعالے کی طرف سے بہت بڑا انعام ثابت ہوا۔ اور میرے دل کی ایمانی طاقت اور مضبوط ہو گئی۔ یہی دو واقعات میرے اس مضمون لکھنے کے محرک ہوئے۔ وہ واقعات یہ ہیں۔

پہلا واقعہ یہ ہے کہ ربوہ میں داخل ہونے کے فوراً بعد مجھے اذان سننے کا شرف حاصل ہوا۔ میں تقریباً بارہ بجے ربوہ پہنچا۔ اور تھوڑی دیر بعد اذان شروع ہو گئی۔ میرا دل میں فوراً یہ خیال پیدا ہوا کہ حکومت نے ہمارے لئے ربوہ میں اذان دینا ممنوع قرار دیا ہے۔ مگر خدا تعالے نے اذان دینے کے لئے ہمارے لئے نوکر رکھ دیئے ہیں۔ وہ اذان دیتے ہیں اور ہم نماز پڑھتے ہیں۔ کیونکہ ہماری بھی وہی اذان ہے۔ ہمیں اگر اذان دینے سے روک دیا گیا ہے تو روکے رکھیں۔ مگر سننے سے ہمیں کوئی روکنے والا نہیں۔ اور وہ وقت جلد آئے گا جب ہم بھی ربوہ میں بلکہ پورے پاکستان میں اذان دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسرا واقعہ ایک دلچسپ اور انتہائی ایمان افروز لطیفہ کا رنگ رکھتا ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ دار الضیافت میں میرے [illegible] لاڑکانہ [illegible] امیر محترم مجید سرور صاحب ابرطرح [illegible] ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک صبح ناشتہ پر ان سے اذان کے متعلق بات چیت شروع ہو گئی۔ اور میں نے ان سے اپنا ربوہ میں اذان کا تاثر بیان کیا۔ وہ بہت محظوظ ہوئے۔ اور فرمایا میں بھی آپ کو اذان کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ یہ واقعہ میں انہیں کی زبانی احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

محترم امیر صاحب موصوف نے فرمایا کہ لاڑکانہ ضلع کے ایک گاؤں وارہ میں بہت مخلص جماعت ہے۔ اور ہماری مسجد بھی ہے۔ اور ساتھ ہی غیر احمدیوں کی مسجد بھی ہے۔ ایک دن ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ کوئی ایسا طریقہ سوچنا چاہیئے جس سے ہم بھی اذان دے سکیں۔ چنانچہ مشورہ کے بعد ہم نے آہستہ آہستہ یہ مشہور کرنا شروع کر دیا۔ کہ یہ مولوی جو اذان دیتا ہے۔ ہمارا نوکر ہے جو ہمارے لئے اذان دیتا ہے۔ کچھ دن بعد جب ہماری یہ بات مشہور ہو گئی تو اس مولوی تک بھی پہنچ گیا۔ اس کو ہماری بات بُری لگی۔ اور اس نے اذان دینی چھوڑ دی۔

محترم امیر ضلع بیان کرتے ہیں کہ جب اس مولوی نے اذان دینی چھوڑ دی تو ہم نے اپنی مسجد میں اذان دینی شروع کر دی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اذان دینے کی سعادت حاصل ہو گئی جو اب تک جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گی۔

ربوہ میں جمعہ کی نماز کے لئے لاؤڈ سپیکر پر جو پابندی تھی وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ختم ہو گئی ہے۔ ویسے تو ہر نماز میں ہی تمام مسجدوں میں باقاعدہ دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے مگر جمعہ کی نماز میں حد انتہائی سے حضور جس قدر گریہ وزاری اور جنون کی حد تک دعائیں ہوتی ہیں وہ لازماً خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہو جائیں گی۔ اور خدا تعالیٰ معجزانہ رنگ میں احمدیت کو فتح عطا فرمائے گا۔ حضور انور کی واپسی کے سامان پیدا کرے گا۔ اور پھر ساری اُداسیاں دور ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دار الضیافت ربوہ میں افسران اور کارکنان دن رات مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ اور احمدیوں [illegible] غیر احمدیوں کے فرق کو بالائے طاق رکھ کر مہمان نوازی کی ہر روایت کو برقرار رکھا جاتا ہے جس کی حضرت [illegible] [illegible] تعالیٰ اس روایت کو آئندہ بھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ [illegible] توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

دار الضیافت کے کارکنان میں مکرم ملک منور احمد صاحب افسر لنگر خانہ اور مکرم [illegible] بخش صاحب جو جدید بلاک میں مہمانوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہیں۔ محترم ملک صاحب دن رات مہمانوں [illegible] آرام اور سہولت میں مصروف رہتے [illegible] دن یا رات کے کسی حصہ میں کوئی آ [illegible] آجائے تو محترم ملک صاحب از خود [illegible] ساتھ ساتھ کھانا دیتے ہیں۔ [illegible] کوشش ہوتی ہے کہ جب بھی کوئی مہمان آئے اس کے سامنے تازہ کھانا پیش کیا جائے۔

میں خدا تعالے کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ربوہ کے روحانی ماحول میں کچھ ایام گزارنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ اس تمام عرصہ کو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام سمجھتا ہوں۔ خدا تعالے آئندہ بھی مجھے ربوہ اور قادیان جیسے [illegible] سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب [illegible]

ضروری ہدایات بابت مبلغین کرام

۱:۔ نظارت دعوت و تبلیغ سے متعلق ڈاک صرف عہدہ "ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان" کے نام بھجوائی جایا کرے نہ کہ کسی کے ذاتی نام پر تاکہ ڈاک پر کارروائی کرنے میں تاخیر نہ ہو۔

۲:۔ اخبار "بدر" میں جن تبلیغی و تربیتی رپورٹوں کو شائع کرنا مقصود ہو تو وہ رپورٹیں براہ راست نظارت تبلیغ میں بھجوائی جایا کریں تاکہ اخبار بدر کو یا کسی اور ذریعے کے نام۔ تاکہ نظارت تبلیغ اُن رپورٹوں کو چیک کر کے اخبار بدر کو بغرض اشاعت بھجوا سکے۔

۳:۔ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ماہ اپریل میں ختم ہوتا ہے۔ تمام مبلغین کرام اپنے بل ہائے سائر۔ بل ہائے سفر خرچ ۱۵ اپریل کو بصیغہ رجسٹری نظارت تبلیغ میں بھجوا دیں۔ اگر کوئی سابقہ بل قابل ادا ہو تو اس کا بھی ذکر کر دیں تاکہ ادائیگی ہو سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دُعا

☆۔۔۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم ایم نسیم صاحب اسسٹنٹ انجینئر قاسم پور (علیگڑھ) پچیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز اقبال قاسم کی انٹر کے امتحان میں نمایاں کامیابی، شوہر کی صحت و سلامتی اور سب بچوں کے نیک صالح و خادم دین بننے کے لئے ☆۔۔۔ مکرمہ اعجاز فاطمہ صاحبہ شاہجہانپور چھ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ☆۔۔۔ مکرمہ ثروت جبین صاحبہ ہمشیرہ مکرم ظفر عالم خان صاحب کانپور بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی والدہ محترمہ (جو دل کی مریضہ ہیں) کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے نیز مکرمہ حسن پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر عالم خان صاحب پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی، اپنے شوہر اور بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ☆۔۔۔ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا۔ رانچی (بہار) اپنے بیٹے عزیز محمد جنید سلمہٗ کی بورڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور عزیز کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ☆ محترمہ مریم بیگم صاحبہ راج باغ سرینگر تیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے جملہ افراد خاندان کی صحت و سلامتی، ہر شر سے محفوظ رہنے اور مقبول خدمت دین بجا لانے کی توفیق پانے کے لئے۔

☆۔۔۔ محترمہ بی بی بجہ خاتون صاحبہ برہ پورہ سات روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی والدہ محترمہ بی بی فاطمہ صاحبہ کی آنکھ کے آپریشن کی کامیابی نیز جملہ افراد خانہ کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ☆۔۔۔ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ برہ پورہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بائیں ہاتھ کے درد کے ازالہ اور کامل صحت و شفایابی کے لئے ☆۔۔۔ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب برہ پورہ بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی اور اپنی اہلیہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ☆۔۔۔ مکرم محمد احسن صاحب برہ پورہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ☆۔۔۔ لاہور سے مکرم اظہار صاحب، مکرم ستار صاحب، مکرم شاہنواز صاحب اور مکرم مجید صاحب اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی، کاروبار میں ترقی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ☆۔۔۔ عزیزان ظفر احمد گلبرگی و نعیم احمد شریف متعلمین مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے والدین کی صحت و سلامتی، پریشانیوں کے ازالہ، بہن بھائیوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور اپنی تعلیمی ترقیات کے لئے ☆۔۔۔ کرڈاپلی اڑیسہ سے مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت، مکرم محمد یامین صاحب، مکرم چینگو خان صاحب، مکرم عبد الکریم صاحب، مکرمہ عقیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شاہجہان خان صاحب، مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ صغیرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ اپنی دینی و دنیاوی ترقیات، صحت و سلامتی، پریشانیوں کے ازالہ، مقبول خدمات دینیہ کی سعادت پانے اور اولاد کے نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے قارئین سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں ☆

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوگا انشاء اللہ

جملہ عہدیداران و کارکنات لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کے لئے ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۸۸ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ الحمد للہ۔

ہر لجنہ اس روحانی اجتماع میں اپنی نمائندہ اور زیادہ سے زیادہ ممبرات بھجوائے نیز اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے زیادہ سے زیادہ لجنہ و ناصرات کی ممبرات کو لائحہ عمل ۸۸ء میں دیئے گئے نصاب کے مطابق تیار کر کے لانے کی کوشش کرے۔

چندہ اجتماع | جملہ لجنات جلد از جلد چندہ اجتماع شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ صاحب استطاعت بہنیں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کا نواں سالانہ اجتماع

انشاء اللہ

۱۹ر-۲۰ر اکتوبر ۱۹۸۸ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہوگا

جملہ عہدیداران و اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کو ۱۹ر-۲۰ر اخاء ۱۳۶۷ ہش بمطابق ۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء (بروز بدھ، جمعرات) کی تاریخوں میں نواں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس مرکزی اجتماع میں مجالس انصار اللہ بھارت کی سو فیصدی نمائندگی ضروری ہے۔ لہٰذا زعماء کرام ابھی سے اپنے نمائندوں کو بھجوانے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت بنائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تاریخ ہائے انعقاد ۲۱ر ۲۲ر ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۸ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے ۲۱ر ۲۲ر ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کی منظوری عنایت فرما دی ہے۔ لہٰذا اجتماع مذکورہ تاریخوں میں قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا۔

قائدین کرام اور خدام بھائی ابھی سے اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ خلفاء کرام کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں ہر مجلس کا نمائندہ اجتماع میں شامل ہونا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اخبار بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے! مینجر

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

بھارتیہ دھرم سمیلن لبسواپٹنہ (کرناٹک) میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی

مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ شموگہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۴/۱/۸۸ کو لبسواپٹنہ میں وسیع پیمانہ پر بھارتیہ دھرم سمیلن منعقد ہوا جس میں دیگر مذہبی فرقوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کو بھی نمائندگی کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ پندرہ افراد پر مشتمل ہمارا وفد انعقاد سمیلن سے ایک روز قبل ہی لبسواپٹنہ پہنچ گیا۔ اور وہاں منتظمین کی اجازت سے موزوں جگہ پر ایک خوبصورت بک اسٹال لگایا۔ جس میں مختلف زبانوں میں شائع شدہ جماعتی لٹریچر رکھا گیا۔ اس اسٹال کے ذریعہ بفضلہ تعالیٰ سینکڑوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ مقامی زبان میں مختلف پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

حسب پروگرام دوپہر کے اجلاس میں مکرم کے محمد ابراہیم صاحب آف سینگلور نے "اسلام اور احمدیت" کے عنوان پر مقامی زبان میں برجستہ تقریر کی۔ جس میں موصوف نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے متعلق سابقہ پیشگوئیاں تفصیل سے بیان کیں۔ جس کے نتیجہ میں متعدد معزز شخصیتوں نے ہماری پُر امن تعلیمات کو سراہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

چائیں باسہ ضلع سنگھ بھوم (بہار) کا تبلیغی دورہ

مکرم سید آفتاب احمد صاحب نیّر مبلغ سلسلہ جمشید پور بہار لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۱/۸۸ کو خاکسار اور مکرم رشید احمد صاحب نے چائیں باسہ ضلع سنگھ بھوم (بہار) کا تبلیغی دورہ کیا جس میں متعدد غیر احمدی احباب سے مذہبی اُمور پر کامیاب تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔ اس دورہ کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ پانچ زیر تبلیغ احباب کو قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

شورت (کشمیر) میں "طاہر لائبریری" کا قیام

مکرم مولوی ملک محمد مقبول صاحب طاہر مبلغ سلسلہ شورت (کشمیر) اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۵/۲/۸۸ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ شورت کی طرف سے "طاہر لائبریری" کے افتتاح کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں مکرم غلام نبی صاحب ننگرو کی تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے اس لائبریری کا افتتاح کرتے ہوئے احباب جماعت کو مبارک باد دی اور مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر جو کہ لائبریرین مقرر کئے گئے ہیں نے کتب حاصل کرنے سے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ دُعا کے ساتھ تقریب ختم ہوئی اس موقعہ پر مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل نے حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

جماعت احمدیہ (کیرالہ) کی تبلیغی اور تربیتی مساعی

★ — مکرم سی ایچ عبد الرحمن صاحب معلم وقفِ جدید کوڈالی (کیرالہ) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱/۱/۸۸ کو جماعت احمدیہ کوڈلی کے زیر اہتمام متانور جماعت کے تعاون سے ایک تبلیغی پروگرام بنایا گیا۔ جس کے تحت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ نے چند خدام کے ہمراہ ایڈیانور۔ پانونویلی۔ چاوا شیری۔ اُلی آیل، متانور۔ اروداچل۔ نیرویلی اور کوٹیام پویل کا تبلیغی و تربیتی دورہ کر کے ہر جگہ جماعتی لٹریچر تقسیم کیا اور کوتوپرمبا مقام پر منعقدہ تبلیغی جلسہ میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے تقریر کی جو پسند کی گئی۔

★ — مورخہ ۲/۲/۸۸ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کوڈالی میں زیر صدارت مکرم سی۔ پی۔ عبد الغنی صاحب ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد محترم صدر جلسہ۔ خاکسار سی ایچ عبد الرحمن، مکرم پی عبد الرشید صاحب سیکرٹری تبلیغ کنانور اور مکرم وی۔ پی۔ عاشق صاحب نے تقاریر کیں۔

★ — مورخہ ۳/۱/۸۸ کو جماعت احمدیہ تیلی چیری کے زیر اہتمام شہر کے وسط میں واقع جی۔ ای۔ ایم۔ پی۔ ہائی اسکول کے احاطہ میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب نائب امیر صوبہ کیرالہ نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم شرف الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے استقبالیہ تقریر کی ازاں بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی این عبد الرحیم صاحب کنانور، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ مکرم ذکی محمد صاحب نے شکریہ ادا کیا اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ اس موقعہ پر ایک بک سٹال بھی لگایا گیا۔

★ — مورخہ ۱۱/۱/۸۸ کو بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد پتھہ پریکا میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم صدر جلسہ، خاکسار سی ایچ عبد الرحمن اور مکرم سی کے قمر الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

★ — مورخہ ۷/۲/۸۸ کو جماعت احمدیہ کوڈالی کے زیر انتظام خاکسار اور کچھ خدام نے دس کلومیٹر دور واقع مُسلم بازار منڈی میں تبلیغی پروگرام رکھا جس میں ایک سُنی عالم سے تبادلہ خیالات ہُوا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

دوہر دگا اور گوملہ (بہار) کا تبلیغی دورہ

مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ (بہار) رقمطراز ہیں کہ خاکسار نے علاقہ چھوٹا ناگپور کے دو مقامات، دوہر دگا اور گوملہ کا ۱۷/۱/۸۸ تا ۲۰/۱/۸۸ تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ اس دوران ہر دو مقامات پر جماعت کا تعارف کرایا گیا اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض مقامات پر تبلیغی جلسے بھی کئے گئے۔ اور کئی افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

تقاریب بسلسلہ پچاس سالہ جشن خدام الاحمدیہ

قبل ازیں اس ضمن میں مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے موصولہ رپورٹوں کا خلاصہ ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے۔ اب مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ شاہجہانپور (یوپی) اور مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ کی طرف سے بھی اس سلسلہ میں دو مزید خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ حسب ہدایت دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر دو مجالس میں مورخہ ۳۱/۱/۸۸ کو باجماعت نماز تہجد و نماز فجر کی ادائیگی، درس قرآن و حدیث، صدقہ بکرا و دیگر اجلاسات، علمی و ورزشی مقابلہ جات اور چراغاں کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے اور بار آور کرے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

★ — محترمہ مقبول بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دہلی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۸ کو جلسہ کا آغاز بشریٰ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور کوثر بیگم صاحبہ کی نظم خوانی سے ہوا۔ خاکسار مقبول بیگم نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور عزیزہ روبینہ شاہین نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پیش کیا بعدہٗ جمیلہ بیگم صاحبہ، بشریٰ بیگم صاحبہ، کوثر بیگم صاحبہ اور امتہ القدوس صاحبہ نے تقاریر کیں دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ لجنہ اور ناصرات نے اس خوشی میں کیک بنایا اور شیرینی تقسیم کی۔ بعدہٗ دلچسپ کھیلیں ہوئیں جن میں پوزیشن حاصل کرنے والیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعد نماز مغرب چراغاں کیا گیا رات کو صدر لجنہ دہلی کی طرف سے سب کی ضیافت کی گئی۔

★ — نظارت دعوۃ و تبلیغ کی جانب سے موصولہ خلاصہ رپورٹوں کے مطابق مورخہ ۲۰/۲/۸۸ کو اننت ناگ (کشمیر) میں زیر صدارت مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھاگلپور (بہار) میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت، بارہ مولہ بیاری گام (کشمیر) میں زیر صدارت مکرم ولی محمد صاحب راتھر، اور گلبرگہ میں زیر

صدارت مکرم عبدالحفیظ صاحب اُستاد مورخہ ۲۱/۲/۸۸ کو کرونا گپلی (کیرالہ) میں زیر صدارت مکرم مولوی احمد رشید صاحب سکندر آباد (آندھرا) میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری زعیم انصار اللہ آندھرا اور جمشید پور میں زیر صدارت مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد انعقاد جلسہ کے اغراض و مقاصد اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی دُعا کے ساتھ جلسوں کا اختتام ہُوا۔

★ — مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ بھاگلپور اطلاع دیتی ہیں کہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی کاروائی خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے حدیث نبویؐ پیش کی۔ شاکرہ خورشید نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کی پُر شوکت الہامی عبارت پڑھ کر سنائی اور راشدہ خانم صاحبہ، شاکرہ خورشید صاحبہ، شوکت آراء بیگم صاحبہ اور شگفتہ خورشید صاحبہ نے تقاریر کیں آخر میں شاکرہ خورشید نے نظم پڑھی دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہُوا بچوں اور بہنوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔
مجالس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی اور شیموگہ کی طرف سے بھی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش ادارہ ان کی اشاعت سے معذرت خواہ ہے۔

جماعت احمدیہ کی نمایاں دینی خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا رقمطراز ہیں کہ ان دنوں حضور پُرنور کے خصوصی ارشاد کے ماتحت آندھرا پردیش کے مختلف علاقوں میں جماعت احمدیہ جس خوش اسلوبی کے ساتھ خدمات دینیہ بجا لا رہی ہے اس کو غیر از جماعت سنجیدہ طبقہ بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ جماعت کی ان نمایاں دینی خدمات کے اعتراف کے طور پر مورخہ ۲۷/۲/۸۸ کو "فری پریس ایڈیٹرس فیڈریشن حیدر آباد" نے خاکسار کو ایوارڈ دیئے جانے کا فیصلہ کیا۔ مکرم محمد رفیق صاحب آغائی جو اس فیڈریشن کے نائب صدر ہیں نے احمدیہ مسلم مشن تشریف لا کر اس AWARD WINNAR کو حاصل کرنے کی درخواست کی۔ خاکسار اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نائب امیر جماعت حیدر آباد چونکہ سفر پر تھے اس لئے دو خدام مکرم واصف احمد صاحب انصاری سیکرٹری پریس اینڈ پبلیکیشن، پینٹ اور مکرم ظہیر احمد صاحب نو احمدی نے منعقدہ تقریب میں جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ ایوارڈ حاصل کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

گجرات اور مہاراشٹرا کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ بمبئی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۲/۲/۸۸ کو خاکسار اور مکرم عبداللہ ادھا صاحب مرکز گجرات کے تبلیغی اور تربیتی دورہ پر روانہ ہوئے۔ سورت پہنچ کر گجراتی زبان میں تیار کردہ ہینڈ بل اور دیگر لٹریچر تقسیم کیا مختلف افراد کے علاوہ ایک مسجد کے امام سے بھی قریباً ایک گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہُوا۔ اگلے روز "بھروچ" میں بعض افراد سے تبادلہ خیالات ہُوا اور شہر میں لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ ایک مجلس سوال و جواب بھی منعقد کی گئی۔ مورخہ ۱۵/۲/۸۸ کو احمد آباد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا اور اخبار "گجرات سماچار" کے دفتر میں جماعت احمدیہ اور امام مہدی کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے گجراتی زبان میں اشتہار دیا گیا۔ اسی روز "آنند" پہنچ کر وہاں لٹریچر تقسیم کیا اور ایک مسجد میں ۲ گھنٹے کے قریب تبلیغی گفتگو کی نیز نائین بیکری کے منیجر سے ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہُوا۔
مورخہ ۲۰/۲/۸۸ کو خاکسار کے علاوہ مکرم ناصر احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی، مکرم محمد احمد صاحب اور مکرم نورالدین صاحب پر مشتمل ایک وفد مہاراشٹرا کے دورہ پر روانہ ہوا۔ پنڈھرپور پہنچ کر مختلف افراد کو لٹریچر دیا گیا اور ماہ مئی میں ہونے والی کانفرنس میں تقریر کے لئے درخواست کی گئی۔ ازاں بعد ہم عثمان آباد پہنچے جہاں رحمۃ للعالمینؐ کے عنوان سے منعقد ہو رہے ایک جلسہ میں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام" پر ۱۰ منٹ تقریر کی اگلے روز جماعت اسلامی کی لائبریری میں مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں مختلف سوالات کے جواب دیئے گئے۔ بعد نماز مغرب ایک مسجد کے امام مکرم عثمان صاحب سے ملاقات کی گئی انہوں نے نہ صرف خود ہماری باتیں سُننے سے انکار کر دیا بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ہم سے گفتگو کرنے سے منع کیا۔ رات دو بجے تک وی۔ ڈی۔ او۔ کیسٹ دکھائی گئی۔ تیسرے دن حسب پروگرام زیر صدارت شری پربھاکر نیاٹیکر ایڈیٹر اخبار "ویر بھاکر سماچار دکھنی" جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم ناصر احمد صاحب خان کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم نورالدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے بعنوان "موعود اقوام عالم" اڑھائی گھنٹے تقریر کی جلسہ میں پانچ صد کے قریب احباب نے شرکت کی اس موقعہ پر ایک بُک اسٹال بھی لگایا گیا۔
مورخہ ۲۵/۲/۸۸ کو شولاپور میں مکرم مبارک احمد صاحب کے مکان پر تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور مختلف افراد کے علاوہ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب سے دو گھنٹے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اگلے روز پونہ میں مکرم کرنل وجاہت کبیر صاحب کے مکان پر پہنچ کر ان سے تبلیغی گفتگو کی گئی۔ یہاں سے شام کو ہم لونہ والا پہنچے جہاں رات ڈیڑھ بجے تک وی۔ ڈی۔ او کیسٹ دکھائی گئی۔ مورخہ ۲۷/۲/۸۸ کو وفد واپس بمبئی پہنچا۔ مکرم غلام محمود صاحب رائچوری صدر جماعت احمدیہ بمبئی نے اس دورہ کے بیشتر اخراجات برداشت کئے۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

موسیٰ بنی مائنز کی مساجد میں قرآن مجید کے تحائف

مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برقؔ مبلغ سلسلہ موسیٰ بنی مائنز (بہار) اطلاع دیتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے باقاعدہ ایک پروگرام کے تحت مختلف مساجد میں قرآن مجید کے دس نسخے رکھوانے کا اہتمام کیا نیز دو عدد ہندی ترجمۃ القرآن خرید کر زیر تبلیغ دو اہل علم دوستوں کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کئے جو ہر دو اصحاب نے بڑے شوق اور عقیدت سے قبول کئے۔ قرآن کریم کے ان بارہ نسخوں کی قیمت ایک خادم بھائی مکرم اشرف علی صاحب نے ادا کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز کی اس حقیر پیشکش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

کلکتہ میں ذیلی تنظیموں کا مشترکہ تربیتی اجلاس

مکرم محمد فیروز الدین صاحب انورؔ زعیم مجلس انصار اللہ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۶/۲/۸۸ کو زیر صدارت مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفرؔ مبلغ سلسلہ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کا مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں مرد و زن اور بچوں نے شرکت کی۔ عزیز عبداللطیف صاحب خادم مسجد کی تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے عہد دُہرایا اور مکرم برادرم سید مظفر حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ، خاکسار محمد فیروز الدین انورؔ، عزیز عبدالحمید کریم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور محترم صدر جلسہ نے بعض پیشگوئیوں کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہُوا۔

ہُبلی میں تربیتی جلسہ

مکرم حضرت صاحب منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ ہُبلی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۱/۲/۸۸ کو خاکسار کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہُوا۔ جس میں جماعت کے سبھی مرد و زن نے شرکت کی۔ مکرم عبدالحیٰ صاحب کتور کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم افضل خان صاحب لودھی کی نظم خوانی کے بعد مکرم دادا بھائی صاحب نے احباب کو اسلامی شعار کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ نے بعنوان "اسلام اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں" پینتالیس منٹ تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے سستیاں ترک کر کے تقویٰ کی راہیں اختیار کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی دُعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقع پر ایک سعید الفطرت نوجوان عزیز بشیر احمد صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

نوتن گڑھ (بہار) کا تبلیغی دورہ

مکرم شرافت احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز لکھتے ہیں کہ مورخہ

۳/۶/۸۸ کو مجلس خدام الاحمدیہ موسٹی بنی مائینز کے زیر اہتمام مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ، مکرم منور احمد صاحب بی۔ اے نائب صدر جماعت اور مکرم مہدم صاحب نائب قائد پر مشتمل ایک وفد موٹر سائیکلوں کے ذریعہ ۲۵ کلو میٹر دور واقع مقام فوتن گڑھ (بہار) پہنچا۔ جہاں سٹری ڈاکٹر کرن مارڈی صاحب ایم۔ ایل۔ اے سے ملاقات کی گئی۔ اور انہیں احمدیہ مسلم مشن موسٹی بنی مائینز میں آنے کی دعوت دی گئی۔ موصوف نے اس ملاقات پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا اور مشن ہاؤس آنے کا وعدہ کیا۔ ازاں بعد میاں کے پیش امام و مدرس مولانا محمد یعقوب صاحب سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ موصوف کو پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور احمدیہ مسلم مشن میں آنے کی دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

تربیتی اجلاس جماعت احمدیہ بلاری (کرناٹک)

مکرم ابو نعیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بلاری (کرناٹک) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۵/۲/۸۸ کو مکرم شریف احمد صاحب کے مکان پر ایک تربیتی جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب اور پردے کی رعایت سے مستورات نے بھی شرکت کی۔ مکرم محمد حسین صاحب کی تلاوت قرآن پاک، اور مکرم ناصر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے حقیقی مسلمان بننے اور تقویٰ وطہارت اختیار کرنے سے متعلق قرآن کریم کے ارشادات، احادیث نبوی اور بزرگان سلف کے واقعات کی روشنی میں مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

ساونت واڑی میں تربیتی جلسہ

مکرم سید عبد القادر صاحب صدر جماعت احمدیہ ساونت واڑی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۳/۷/۸۸ کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم مخدوم حسین صاحب کے مکان پر خاکسار کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ کیا گیا۔ جس میں مکرم مجیب احمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک، اور عزیز شفیع احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ یادگیر نے قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ مکرم مجیب احمد صاحب نے مثالی احمدی بننے اور تبلیغ کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

شکریہ اور درخواست دعا۔ عاجزہ کے مرحوم شوہر محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش کی اندوہناک وفات پر بہت سے بہن بھائیوں نے بذریعہ خطوط اظہار تعزیت کرکے میرے غم کو ہلکا کرنے کی مخلصانہ زحمت فرمائی ہے جس کے لئے میں ان تمام کرم فرماؤں کی تہ دل سے مشکور ہوں اور دردمندانہ درخواست کرتی ہوں کی طلبگار ہوں کہ مولا کریم اپنے فضل سے میرے مرحوم شوہر کی دیرینہ خدمات سلسلہ کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے انہیں اپنی دائمی رضا اور خوشنودی سے نوازے اور میرے بچوں کو اپنے مرحوم والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرتے ہوئے اسلام احمدیت کے سچے خادم بنائے۔ آمین۔ خاکسار رقیہ بیگم اہلیہ محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری مرحوم

ارشاد باری تعالیٰ

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

اللہ نے یہ مقرر کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔

(طالب دعا)

آٹو ونگس

AUTOWINGS.

15. SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS-600004

PHONE { 76360 / 74350

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE:—275475
RESI:—273903 { CALCUTTA-700073

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203

CARDBOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF-CARDBOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE-PRINTERS

15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ؂ جس کی فطرت نیک ہے، آئیگا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT

PLOT NO-6-GROUND FLOOR, OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

BOMBAY-400069

PHONE { OFFICE:- 6348179 / RESI:- 629389

هُوَ النَّاصِرُ — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لاویں۔

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی (فون نمبر ۶۱۷۰۹۶)

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ: ارشاد احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر: ۲۹۴

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاج دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائینز اینڈ جے این انٹرپرائسز
NO, 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGALORE - 560002
PHONE :- 228666

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

مبارک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔
(کشتی نوح)
M. MOOSA RAZA SAHEB AND SONS
6 - ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558
BANGALORE - 560002

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:-
NAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET NAYAPUL HYDERABAD - 500002
PHONE NO - 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)
ٹیلیگرام ALLIED
الائیڈ پروڈکٹس
سپلائرز - کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس اور ہارن ہوف وغیرہ
(پتہ)
نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"خدا تعالیٰ کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو!"
(کشتی نوح)
NIR ®
CALCUTTA-15
پیش کرتے ہیں:- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!